تذکرہ

ہندوستان کے 100 علماء اہلحدیث کا

جن کی کتب سے میں نے استفادہ کیا یا جن کی جہود سے متأثر ہوا

(ولانزكي على الله أحدا)

مختصر معلومات ایک صفحہ میں۔ مستند قصص کی شکل میں بچوں اور بچیوں کی تشویق کے لئے



مصنف ڈاکٹر حافظ ارشد شیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تذکرہ
ہندوستان کے 100 علماء اہلحدیث کا

جن کی کتب سے میں نے استفادہ کیا یا جن کی جہود سے متاثر ہوا

(ولانزکي علی اللہ أحدا)

مختصر معلومات ایک صفحہ میں مستند قصص کی شکل میں بچوں اور بچیوں کی تشویق کے لئے

مصنف

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
All Rights Reserved

ادارہ "آسک اسلام پیڈیا" اپنی تمام مطبوعات کو اصلاحِ معاشرہ، تزکیۂ اخلاق اور دین کی خدمت کے جذبۂ اخلاص سے شائع کرتا ہے، تاہم طباعتی یا فنی امور میں اگر کوئی انسانی خطا یا سقم رونما ہو جائے تو ادارہ کسی بھی وقت اصلاح اور تصحیح کا مکمل اختیار اور حقوق رکھتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تاریخ:21/جولائی/2026ء۔مطابق:6/صفر/1448ھ


بسم اللہ الرحمن الرحیم

العلماء ورثة الأنبياء

"علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں" (ابوداود صحیح)

فہرس

شمار نمبر		صفحہ نمبر
00	مقدمہ	1
01	مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	20
02	مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ	33
03	مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	35
04	مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	38
05	شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	41
06	امام شاہ محمد اسماعیل شہید (ان شاء اللہ) رحمۃ اللہ علیہ	44
07	امام سید میاں محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	47
08	مولانا نواب محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ	53
09	مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ	56
10	مولانا عبدالعزیز رحمانی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ	58
11	مولانا ابوالکلام آزاد امام الہند رحمۃ اللہ علیہ	61
12	مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ	65
13	مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	67
14	مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ	70
15	مولانا حفیظ الرحمن اعظمی عمری مدنی رحمۃ اللہ علیہ	72
16	مولانا داؤد راز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	76
17	مولانا عبدالرووف جھنڈانگری رحمۃ اللہ علیہ	78
18	مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ	80
19	شیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ	83
20	مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ	86

بسم اللہ الرحمن الرحیم



المقدّمة

إِنَّ الحَمْدَ للهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَمَّا بَعْدُ:

یہ کتاب ہندوستان کے 100 نامور اخلاص اور محنت کے پیکر، جلیل القدر علماءِ اہل حدیث پر مشتمل ہے، جن کی علمی و فکری رہنمائی، تصانیف، اور تدریسی خدمات سے میں نے حدیث کے علم میں گہری بصیرت حاصل کی ہے یا جن کی تحقیقی جہود نے مجھے بے حد متاثر اور مہمیز کیا ہے۔ ان معتبر علماء کی علمی، تصنیفی اور تحقیقی کاوشیں اور گراں قدر تصانیف آج بھی دنیا بھر کے معاصر اور آئندہ آنے والے محدثین و محققین کے لیے بنیاد اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ ان کے علمی ذخیرے اور تربیت یافتہ شاگردوں نے اہل حدیث تحریک کو برصغیر میں پھیلانے اور مضبوط کرنے اور علمی وقار بخشنے میں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ باذن اللہ

اس کتاب کا مقصد ان روشن دماغوں کو ایک جامع صورت میں یکجا کرنا، ان کی خدمات کو مستند انداز میں پیش کرنا، اور آنے والی نسلوں تک ان کا قیمتی علمی ورثہ پہنچانا ہے۔



مقاصد کتاب:

ابتدائی طلبہ کے لیے ترغیب: علماء کرام کی زندگیوں اور خدمات کو مختصر قصص کی شکل میں پیش کیا گیا تاکہ ان کے اندر علمِ دین کی محبت اور اہلِ علم کی قدر و منزلت پیدا ہو۔

ماؤں کے لیے تعلیمی پہلو:

تاکہ وہ اپنے بچوں کو سلاتے وقت علماء اہل حدیث کی جدوجہد، قربانیوں اور ان کے دعوتی کردار کو قصص کی شکل میں سنائیں اور ان کے دلوں میں دین کی خدمت کا جذبہ بیدار کریں اور ان قصص کے ذریعے بچوں کے ذہن میں یہ شعور اجاگر ہو کہ:

1. دین کی دعوت ہم تک کیسے پہنچی
2. توحید کا پیغام کس طرح عام ہوا
3. شرک سے بیزاری کا شعور کیسے پیدا ہوا
4. سنت کی پہچان اور بدعت کا خاتمہ کیسے ہوا

نوٹ:

انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، ائمہ مجتہدین اور دیگر سلف صالحین کے تعارف کے لیے الگ سے ایک مستقل "سلسلہ کتب" تیار کیا گیا ہے، البتہ اس مخصوص سلسلے میں "ہندوستان کے اہلِ حدیث علمائے کرام" کی علمی، دعوتی اور اصلاحی خدمات کو نمایاں کرنا مقصود ہے، إِنْ شَاءَ اللّٰہ



ہر شخصیت کا تعارف "ایک یا دو صفحے میں جامع انداز" سے پیش کیا گیا ہے، تاکہ قاری مطالعہ کے دوران تھکے بغیر دلچسپی کے ساتھ مطالعہ میں مصروف رہے، جبکہ اسلوب اختصار کے باوجود معلوماتی اور ترغیبی ہو۔

اس سلسلے کی "پہلی قسط" میں اہلِ علم کے بیس (20) نمایاں علماء کا تذکرہ شامل کیا گیا ہے، اور اِن شاء اللہ تعالی آئندہ اقساط میں دیگر اکابر علماء کی سوانح اور خدمات بھی پیش کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ



کے نام سے ایک ہر شخصیت کے تعارف کے آخیر میں ایک عنوان قائم کیا گیا ہے جس میں ہر شخصیت کے بارے میں، سرخیوں کی شکل میں کچھ نکات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ان نکات پر مستقبل میں مزید توسیعی مضامین لکھے جائیں اور اسی طرح یہ عظیم شخصیت سے میرا تعلق قلبی اور علمی کیا رہا، یہ بھی بتانا مقصود ہے نیز اس عنوان کے تحت ان کے تصنیفات یا کارنامہ کا بالاختصار تذکرہ بھی مقصود ہے ان شاء اللہ۔



اہلِ حدیث علماء کے تعارف و تذکرہ کے لیے مستند مراجع و مصادر

علمائے اہلِ حدیث کی علمی، دعوتی، اور اصلاحی خدمات کو جاننے کے لیے درج ذیل کچھ کتابوں سے استفادہ نہایت مفید اور ضروری ہے کیونکہ یہ کتب اہلِ حدیث تحریک کی تاریخ، عقائد، فقہی رجحانات، اور برصغیر کے علمی احوال پر مستند اور جامع مواد فراہم کرتی ہیں:

- تذکرہ علمائے اہلحدیث
  مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی رحمۃ اللہ علیہ
- تراجم علمائے حدیث ہند
  مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ
- تاریخ اہلحدیث
  ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
- برصغیر میں اہل حدیث کی علمی خدمات
  مولانا محمد مستقیم سلفی
- جماعۃ اہلحدیث کی تصنیفی خدمات
  مولانا محمد مستقیم سلفی
- تحریک اہلحدیث
  شمس الحق ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ
- عقائد اہلحدیث
  محمد عبید اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر میں اہلحدیث
حافظ عبد المنان رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ مشاہیر اہلحدیث
حافظ عبد المنان رحمۃ اللہ علیہ

تجدید و احیائے دین
(اہل حدیث نقطہ نظر)
مولانا اسماعیل سلفی
رحمۃ اللہ علیہ

اہلحدیث: تاریخ،
اصول و عقائد
ڈاکٹر محمد اسحاق
بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر میں اہل حدیث
کی سرگزشت
تنظیم تبلیغ تدریس
محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر میں
اہل حدیث کی آمد
محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اہل حدیث جلد 1
(بہاؤالدین) حفظہ اللہ

تاریخ اہل حدیث
محمد ابراہیم میر
سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ برہان
دہلی جون 1976ء

نزہتہ الخواطر

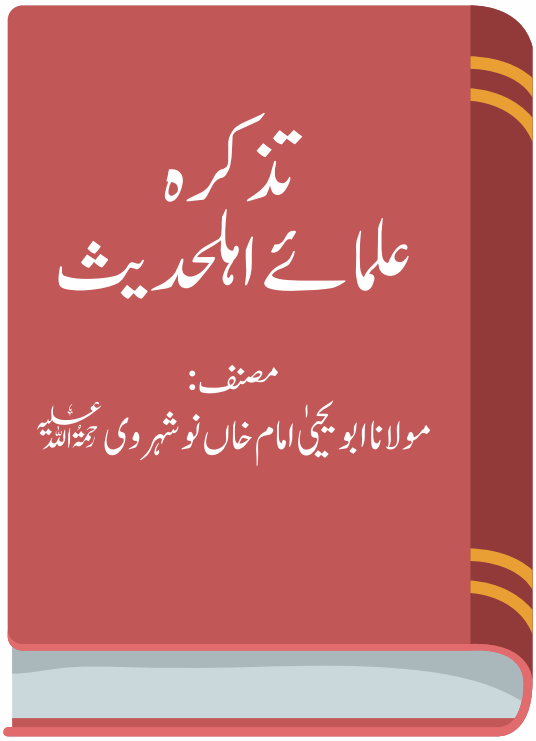
تذکرہ علمائے اعظم گڑھ

الاعتصام لاہور

مقدمہ عون المعبود

سیرۃ البخاری

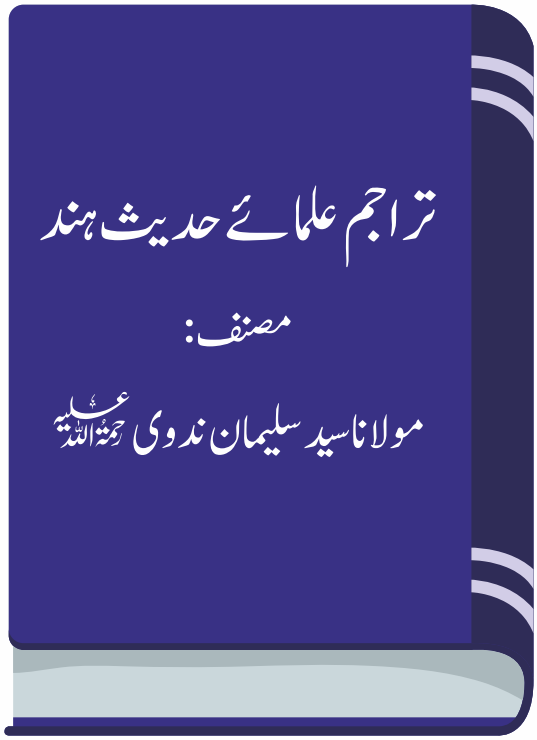
ان کتب سے استفادہ نہ صرف اہلِ حدیث علماء کے سوانحی و فکری پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، بلکہ تحریکِ اہلِ حدیث کی دعوتی روح، علمی استقامت، اور اصلاحی تسلسل کا ادراک بھی بخوبی حاصل ہوتا ہے۔



اہلحدیث جماعت کے مجاہد علما کی سوانح، علمی خدمات اور سماجی اثرات پر ایک گراں قدر تذکرہ ہے۔

اس میں شخصیات کی تعلیمی، تدریسی و دعوتی جدوجہد کو مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ کتاب برصغیر کی اہلحدیث فکری تحریک کو شخصی واقعات کے ساتھ بڑی خوبی سے اجاگر کرتی ہے۔



یہ کتاب برصغیر کے منتخب اہلحدیث علما کی تحقیقی سوانح پر مشتمل ہے۔

ترویج علم حدیث، مدارس کی بنیاد اور شخصی کردار کو عالمانہ اسلوب میں واضح کرتی ہے۔

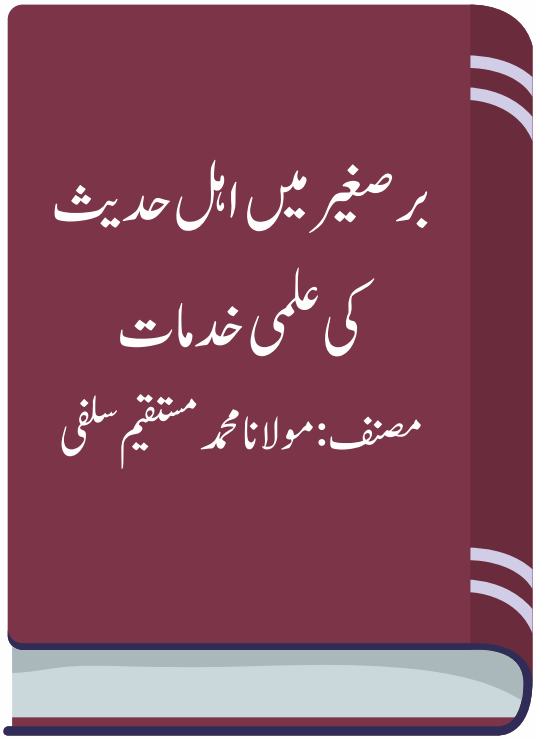
محدثین کے علمی اور دعوتی آثار کے امانت دارانہ تراجم اس کتاب کی اہمیت بڑھاتے ہیں۔



برصغیر میں اہلحدیث جماعت کی ابتداء، ارتقاء اور ترویج کی علمی تاریخ ہے۔

اس میں دعوت، تنظیم، فکری اختلافات اور اصلاحی تحریکات کو جامع طور پر بیان کیا گیا ہے۔

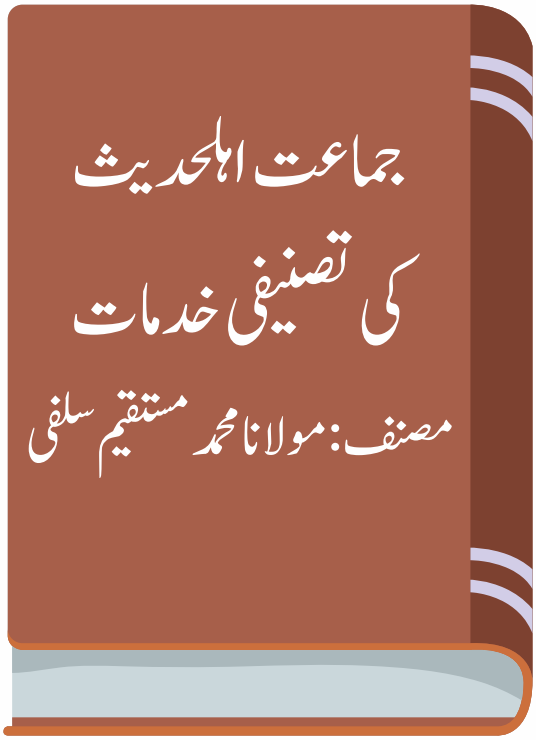
اقوام و شخصیات کی جدوجہد، رد تقلید جامد و تعصب اور جماعتی نظم کو بیان کرتی ہے۔



اہلحدیث علما کی برصغیر میں تصنیفی، تدریسی اور تحقیقی مساعی پر تبصرہ ہے۔

مزید اس کتاب کی مشمولات ; مدارس، مساجد اور دعوتی اثرات کو متوازن انداز سے پیش کرتی ہیں۔

کتاب کی اہم اور نمایاں خوبی یہ ہے کہ جدید تحقیق اور برصغیر کی دینی خدمات کے تناظر میں جماعت اہلحدیث کی انفرادیت کو بیان کرتی ہے۔



اہلحدیث جماعت کے علمی ورثہ، کتب و رسائل، اور تصنیفی تحریکات کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

اس میں موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مختلف موضوعات پر مختصر و مفصل تصنیفات کی فہرست دی گئی ہے۔

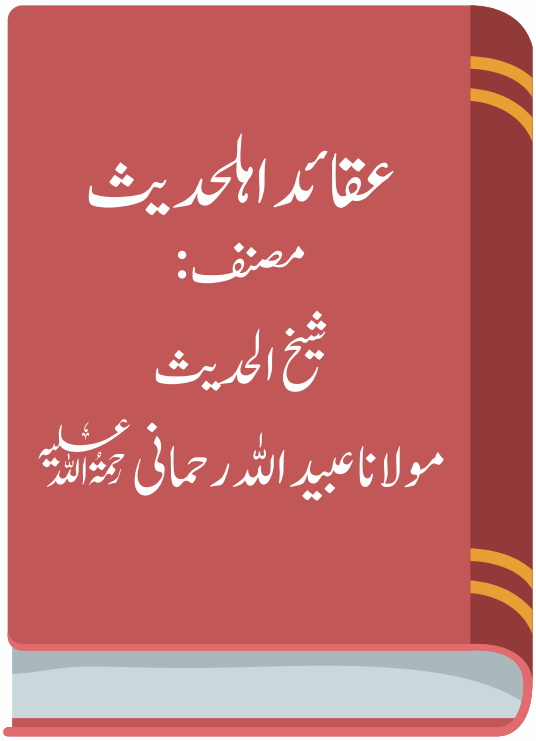
کتاب دورِ حاضر کے محققین کے لیے تصنیفی میراث کی دستاویزی شناخت ہے۔



برصغیر میں تحریک اہلحدیث کی تاریخی، علمی و فکری جدوجہد پر جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

مساجد و مدارس کے قیام، تنظیمی بنیادوں اور علماء کے تحریکی کردار کو بیان کرتی ہے۔

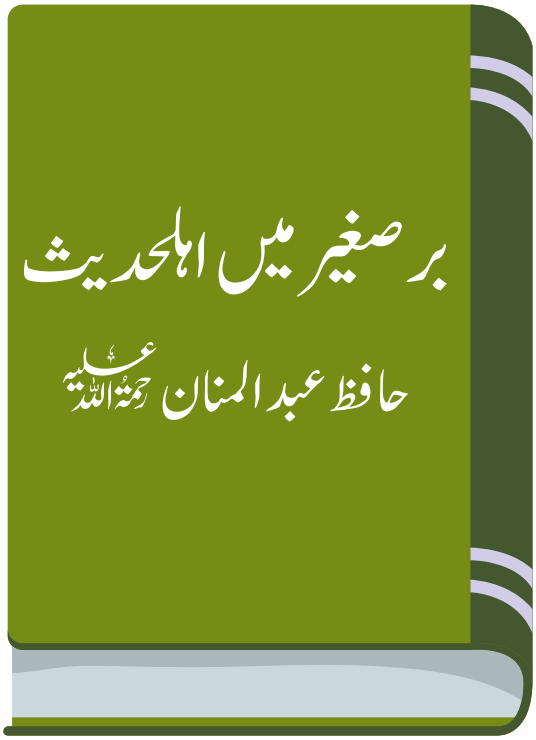
تحریک کے اجتماعی اور اصلاحی اثرات کو تاریخی حوالوں سے اجاگر کرتی ہے۔



یہ رسالہ اہلحدیث جماعت کے اصولی عقائد، نیز احادیث، اور مسائل میں اجتہادی نقطہ نظر پر لکھا گیا۔

ایمان، عبادات، تزکیہ، فقہ اور اجتہادی پہلو مبوب و دلیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

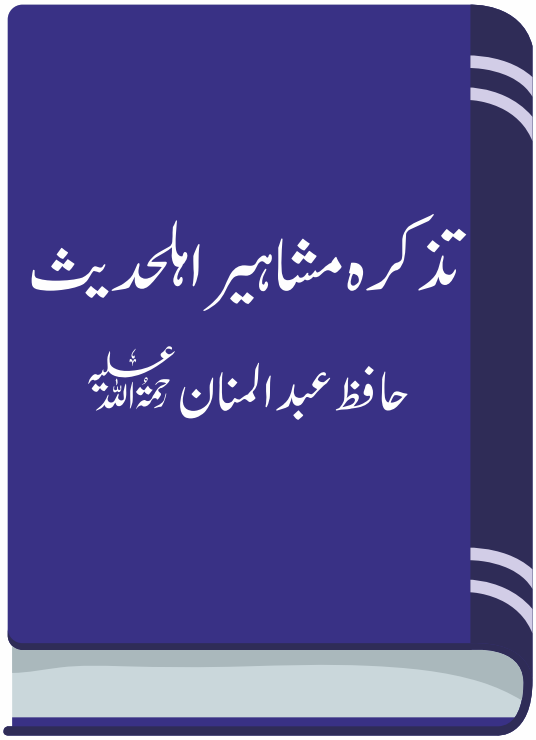
یہ کتاب سلفی عقیدہ اور جماعت اہلحدیث کے مخصوص افکار کا تحقیقی تعارف فراہم کرتی ہے۔



یہ کتاب اہلحدیث جماعت کے مدارس اور علماء کے تعارف، مدارس، علما اور جماعتی اثرات کا دستاویزی مجموعہ ہے۔

اس میں برصغیر کے مختلف علاقوں میں جماعت کی تنظیم، فکری مساعی اور تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔

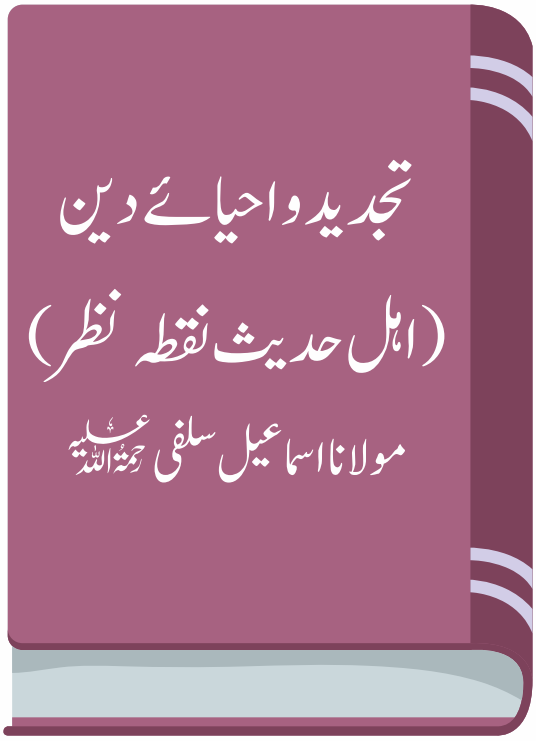
شخصیات اور مقامات کے ساتھ تفصیلی حوالہ جات سے آراستہ مجموعہ تیار کیا گیا ہے۔



اہلحدیث جماعت کی بزرگ شخصیات،اور ان کے تلامذہ و مشائخ کی سوانح پر مشتمل مختصر تذکرہ۔

اس میں ہر شخصیت کی علمی خدمات، تعلیمی جدوجہد اور دعوتی آثار کا بیان ہے۔

برصغیر کی جماعت اہلحدیث کے بزرگان و علمائے حق کے علم کا چراغ یہاں روشن ہے۔



تجدید دین اور اصلاح معاشرہ میں اہلحدیث جماعت کی تاریخی و اصولی خدمات نمایاں کی گئیں۔

اس میں تجدید، اجتہاد، اور مسلک اہلحدیث کے دینی اثرات ابواب کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

جدید فکری مسائل پر جماعت اہلحدیث کے اصول وضوابط کی روشنی میں حل کی عملی کوشش واضح ہوتی ہے۔



اہلحدیث مکتب فکر کی تاریخ، اصول فقہ، اجتہادی افکار اور عقائد کا دقیق تجزیہ۔

اس میں علمائے اہلحدیث کے اجتہادات، مدارس و تحریکات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوب علمی، حوالوں کی کثرت اور جدید فکری زاویوں سے جامع تعارف ہے۔

اللہ ربّ العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے، اور ہمیں اہلِ حق، متبعینِ سنت اور "فرقۂ ناجیہ" میں شامل فرمائے۔

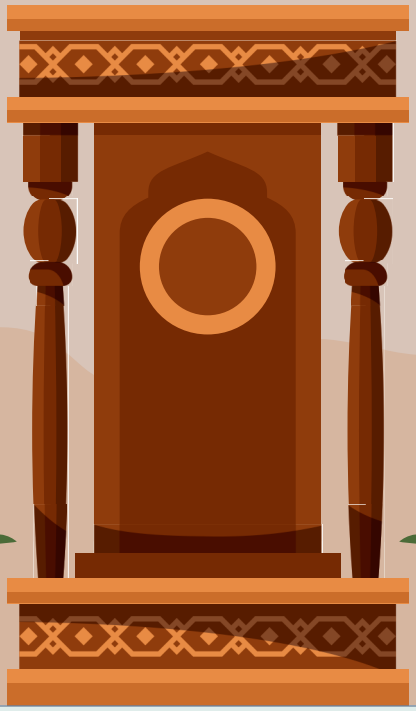
ڈاکٹر حافظ آرشد شیر عمری مدنی وفقہ اللہ



تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/1

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ



عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن بہادر الانصاری مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

کنیت:

ابوالعلا / ابوالعلی

المعروف:

عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش:

1283 / ہجری (تقریباً 1865–1867ء)

مقامِ پیدائش:

مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ، اتر پردیش (برطانوی ہند) میں ہوئی۔

تاریخ وفات:

16 شوال 1353 ہجری بمطابق 22 جنوری 1934ء،

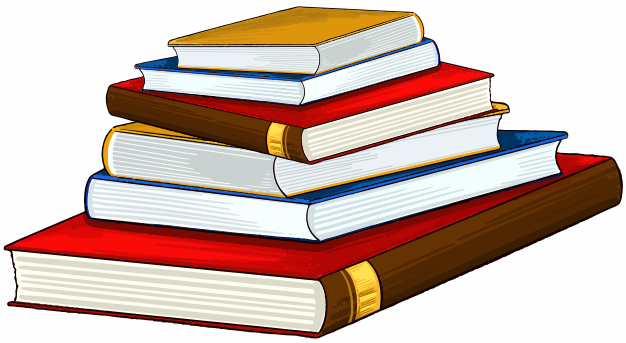
ومقامِ وفات:

مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی۔

ابتدائی تعلیم، اور بعض اساتذہ:

مولوی بشیر احمد، مولوی فصیح الدین، مولانا محمد فیض اللہ مئوی، مولانا حسام الدین مئوی، مولانا خادم الحق جیراج پوری، مولانا عبد اللہ غازی پوری، قاضی محمد عبدالعزیز مچھلی شہری وغیرہ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین





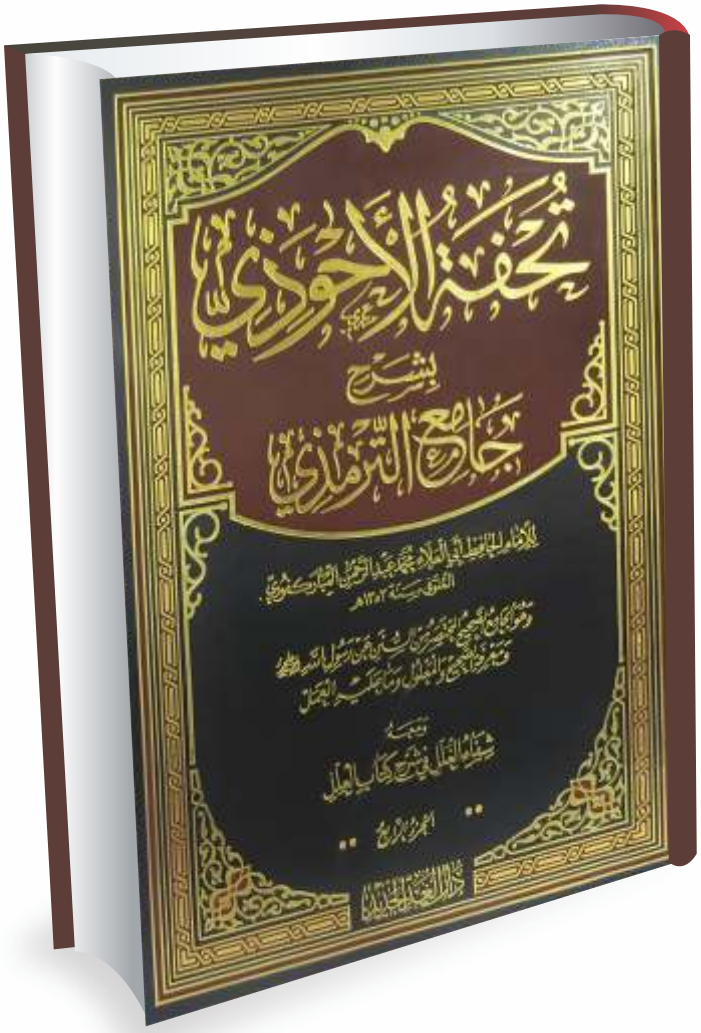
مشہور اساتذہ:

- الشیخ المحدث سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ (صاحبِ عون المعبود)



کارنامہ حیات:

تحفۃ الأحوذی (شرح جامع الترمذی)



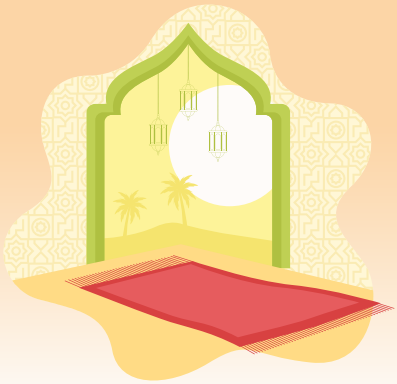
تحفۃ الأحوذی نے انہیں برصغیر سمیت اسلامی دنیا میں بہت مشہور و معروف ہے



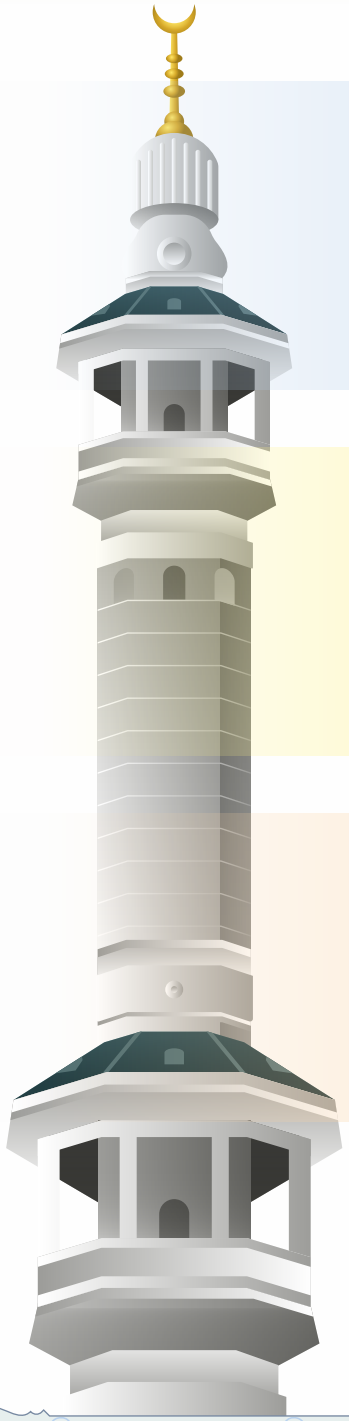
اہم تلامذہ

1. مولانا عبد السلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1342 ہجری)
2. مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1414 ہجری)
3. مولانا نذیر احمد املوی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1965ء)
4. مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1382 ہجری)
5. مولانا ابو نعمان عبد الرحمن آزاد مئوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1357 ہجری)
6. علامہ تقی الدین ہلالی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1987ء)


عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ
ایک ترکِ دنیا
طالبِ علم کا قصہ



علمی رحلات کے لئے ترکِ دنیا کرنے والی اور سخاوت کی خوشبو سے معطر ایک عظیم شخصیت

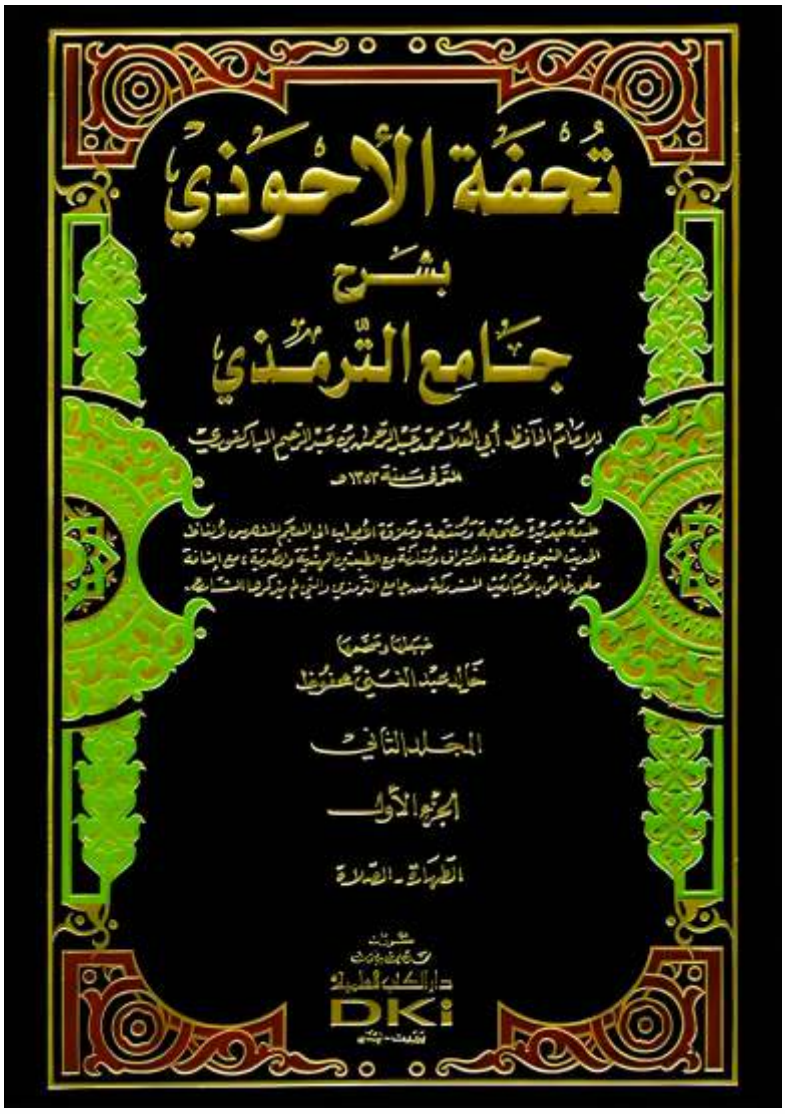


مبارک پور کے پُرآسودہ ماحول میں، شیخ عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے والد مکرم کے زیرِ سایہ قرآن و حدیث کے علوم کا پہلا سبق سیکھا۔

مبارکپور سے دہلی و غازی پور تک کا سفر، مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی دنیا نے اس نوجوان کو محدثِ وقت بنا دیا۔

مکتبوں کی خاک چھانتے چھانتے اُس عظیم شخصیت نے دارالتعلیم میں ہزاروں شاگردوں کو سنوارا۔ انھوں نے فتویٰ لکھا، درس دیا۔

اسی شہرۂ آفاق عالمِ دین نے "تحفۃ الاحوذی" لکھنا شروع کیا ترمذی کی عربی شرح، جس کا بعد میں فتح الباری شرح صحیح بخاری کی طرح، دور دور تک چرچا ہونے لگا۔



یہ شرح ایسی تھی کہ ہر حدیث کی سند، متن، فقہی بحث اور اقوال اہل علم اس میں اس سلاست اور ترتیب سے سمٹ آئے کہ قاری جیسے جامِ تحقیق میں ڈوب جائے۔ مقدمہ میں علمِ حدیث کی تعریف، اسبابِ تدوین، اہلِ حدیث کی فضیلت، تاریخِ کتابت حدیث اور سیرتِ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

وقت گزرتا گیا... ایک دن شیخ وصی اللہ عباس حفظہ اللہ نے تعریب "تحقیق الکلام از مولانا مبارکپوری" پر کام کیا یعنی اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے مرتب کی تاکہ عرب علماء اور خاص طور پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ تک بھی یہ علمی کارنامہ پہنچ سکے۔ چھپنے سے پہلے، مدینہ کے طلبہ کے ہاتھوں میں آنے والے نسخے کو مجھے بھی پڑھنا نصیب ہوا۔



"تحفۃ الاحوذی" کا ذکر جب بھی آتا ہے تو، مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ کے لبوں پر احترام سے نام لیا جاتا تھا، یوں مجھے بڑی خوشی محسوس ہوتی تھی الحمدللہ۔

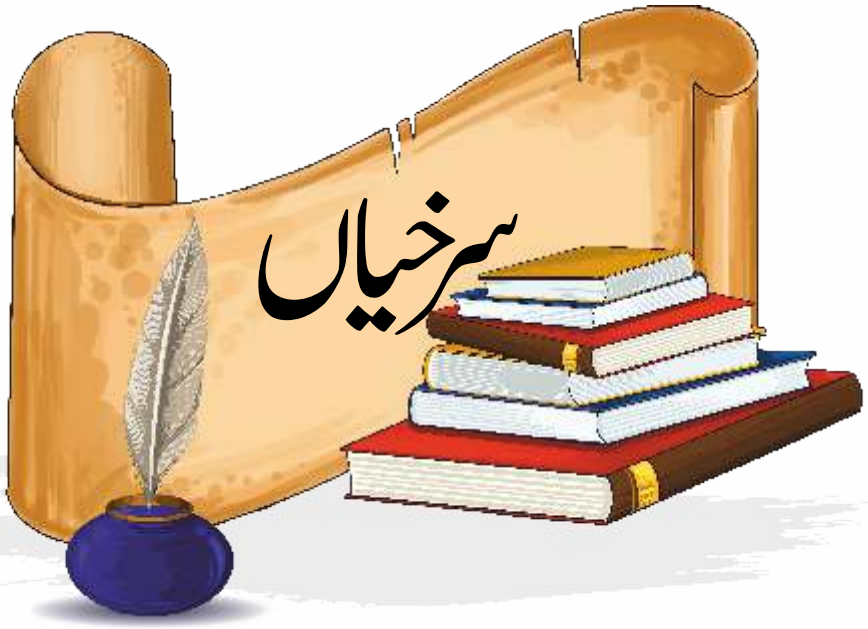
"تحفۃ الاحوذی" ، تحقیق، جزئیات، تنقید و تخریج، علم و فضل میں معیار کا نشان سمجھی جاتی ہے۔ انکی کئ تصانیف ہیں جن میں ان کی علمی زندگی آبروئے علم بن گئی۔

تحفۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی

علم کے اس مسافر نے دنیا کو سکھایا کہ اخلاص، زہد اور تحقیق، سچائی کی داڑھ ہے، یہی پیغام ہر قاری کے دل تک آج بھی پہنچتا ہے۔

تحفۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی







01 تحفۃ الاحوذی

02 ایک ہاتھ کا مصافحہ

03 کتاب الجنائز

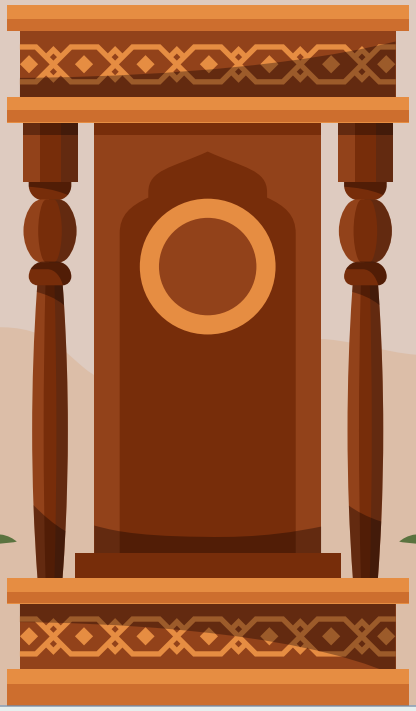
04 فقہ العبادات پر میں نے جو کتابیں لکھی اس دوران کئی مسائل کے لئے تحفۃ الاحوذی اور تحقیق الکلام سے میں نے استفادہ کیا۔

05 تحفۃ الاحوذی از عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ، عون المعبود از شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور کتب نواب صدیق حسن خان پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں اس زمانہ میں عربی میں کتابیں لکھنے کا اونچا معیار تھا۔

تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/2

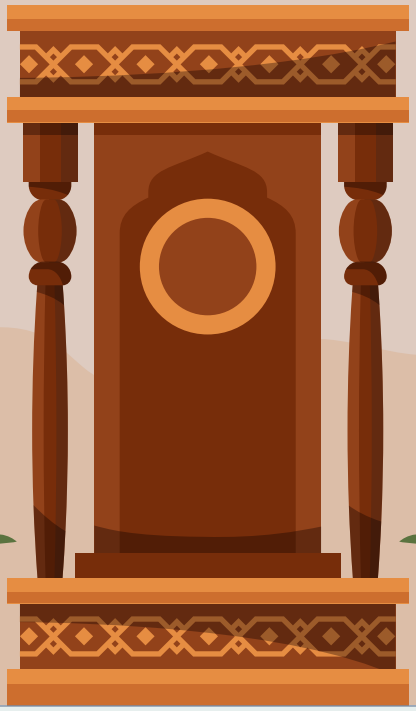
مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ



تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/2

مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ



مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ عظیم آبادی اور اُن کی خدمت حدیث

عظیم آباد کے محدث اور خدمتِ حدیث کا درخشاں باب

رات کے سناٹے، پٹنہ کے محلے کی خاموش گلیاں اور چھوٹے سے دیانواں گاؤں کی اجلی صبحیں... یہ آشنا مناظر شمس الحق عظیم آبادی کی نگاہوں میں علم اور سعی کا افق باندھتے تھے۔ بچپن سے ذہانت اور جستجو کی روشنی دل و دماغ میں جاگزیں تھی۔ ماں کی گود سے مسجد کا برآمدہ، والد کی خواہش سے علوم اسلامیہ کے نخلستانوں تک... ابتدائی کتابیں ابھی ختم نہیں ہوئیں تھیں کہ مشہور محدث سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ اور شیخ حسین بن محسن یمانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا پہنچے۔ دہلی کی صحبتوں نے انھیں عرب وعجم میں حدیث کی چمک دینے والا علم ثابت بنا دیا۔

ان کا دل صرف درس و بحث میں نہیں، کتابوں کی خدمت میں بھی دھڑکتا تھا۔ سنن دارقطنی کی شرح "التعلیق المغنی" ہو یا عالم گیر شہرت پانے والی "عون المعبود شرح سنن ابوداؤد"؛ ہر سطر میں ان کی تحقیق کی خوشبو، سلیقہ و ذوق اور معاصرین پر علمی برتری صاف جھلکتی ہے۔ دین کے جوہر کو عوام و خواص میں عام کرنا مقصد بن گیا دین اور علم کے دریا بہا دیے۔

حیرت کی بات یہ کہ جن کی گزر بسر سادگی اور قناعت پر تھی، وہ سارا زور و سرمایہ علمِ حدیث کی ترویج پر صرف کرتے؛ اپنے سرمائے سے کتبِ حدیث کی اشاعت کروائی، دیگر اہلِ علم کی کتابیں بھی اپنے خرچ پر چھپوائیں، مسائل میں اجتہاد کیا۔ شاگردوں کی قطار: شرف الحق ڈیانوی سے شیخ عبد الحفیظ الفاسی، قاضی صالح نجدی تک، سب ان کے علمی فیض کے قائل۔ دیانواں کے وہ محدث اسی نسبت سے "ڈیانوی" کہلائے۔

محدث کے قلم میں اخلاص، زہد اور ہمیشہ کی سچائی تھی۔ زندگی کا بیشتر حصہ گوشۂ دیانواں میں حدیث کی تدریس اور تصنیف میں بیت گیا۔ 1911ء کی ایک صبح جب یہ چراغ بجھا، علم کی دنیا سوگوار ہوگئی... مگر "عون المعبود"، "رفع الالتباس" اور دیگر تالیفات نے اُن کے کارنامہ کو ہمیشہ کی روشنی عطا کر دی۔ آج بھی ہر حدیث کا طالب علم ان کتابوں میں اس بزرگ کے علم کی جھلک دیکھ سکتا ہے ایک کارنامہ جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

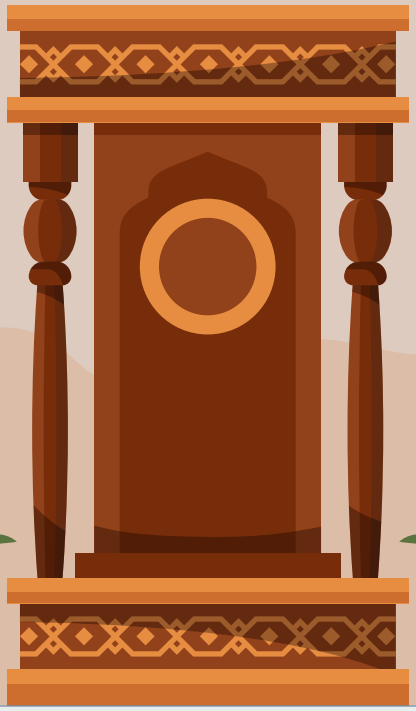
سرخیاں

1. عون المعبود کی شرح فن حدیث و علم رجال کی تطبیق کے ساتھ شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ سے مسجد نبوی میں پڑھنے کا مجھے شرف ملا الحمد للہ۔
2. تحفۃ الاحوذی از عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ، عون المعبود از شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور کتب علامہ نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں اس زمانہ میں عربی میں کتابیں لکھنے کا بہت اونچا معیار تھا الحمد للہ۔

تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/3

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ



مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

علم و تواضع کا مسافر: دارالحدیث سے "مرعاۃ المفاتیح" تک

جاڑا کی ایک کہر آلود صبح، دارالحدیث رحمانیہ دہلی کی پُراسرار فضا میں ایک نحیف نوجوان داخل ہوا۔ نام تھا: عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ وہی نام، جو بعد میں علمِ حدیث کی روشن شمع بنا۔ بچپن سے والد عبد السلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ ظلِ علم پروان چڑھے، پھر پرتاب گڑھی کے محدث احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، اور ملت کے بے مثال عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ و حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذتہہ کیا۔ علم ان کی سرشت ہو گیا تھا چھاؤں تیز ہو یا صبحِ خنک۔

دہلی نے ان کا استقبال استاد کی خدمت سے کیا۔ دارالحدیث رحمانیہ سے تعلیم مکمل کر کے اسی ادارے میں مدرس مقرر ہوئے۔ لیکن اصل تاریخ اس وقت رقم ہوئی جب محدث العصر عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بیماری و بصارت کی محرومی کے دور میں "تحفۃ الاحوذی" کی تکمیل کے لیے ایک مخلص معاون کے منتظر تھے۔ شیخ عطاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش پر مولانا عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے مبارکپور روانہ ہوئے۔ علم و تواضع کے ساتھ دو برس عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے علم و تحقیق کے سایے میں رہ کر "تحفۃ الاحوذی" کی تیسری و چوتھی جلد لکھنے میں معاونت کی روزانہ کی محنت، تحقیق و تدقیق اور عرفان کا یہ سفر ایک قافیہ بن گیا۔ تنخواہ دہلی سے آتی رہی، نئی نسل کے طلبہ کے بیچ پل بنتا گیا۔

واپس دہلی آئے تو تقسیم کا المیہ چھا گیا ادارہ مٹ گیا، لیکن عزم نہ بجھا۔ وطن پلٹے۔ پھر 1950ء میں مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی تحریک پر انہوں نے عربی زبان میں "مرعاۃ المفاتیح" لکھنا آغاز کیا مشکوۃ المصابیح کی شرح میں جتنی وسعت، تخریج، رجال پر تحقیق اور راجح دلائل کی روشنی تھی، اس محنت نے اس شرح کو عالمی حلقے میں مقبول بنا دیا۔ کئی جلدیں منظر عام پر آئیں جن میں مناسک تک کی شرح ہو گئی۔

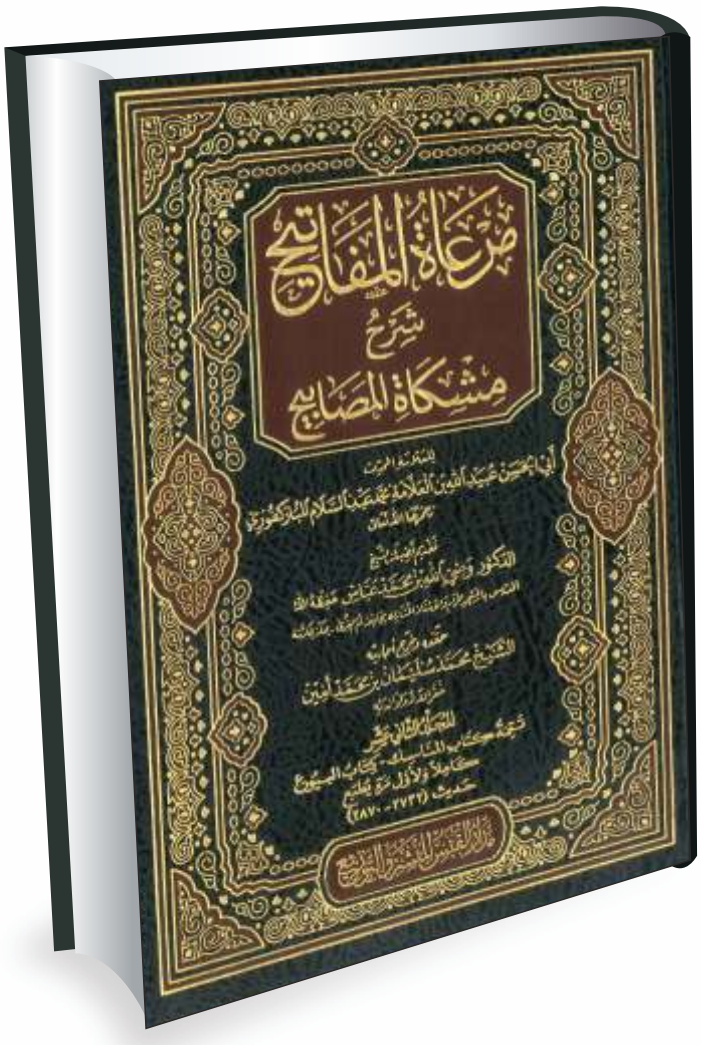
ساری زندگی درس و تدریس، تصنیف اور سادگی کے دیے میں گزری۔ "رمضان المبارک کے فضائل واحکام" جیسی عصری تصنیف بھی چھوڑی یہی میراث! 4 جنوری 1992ء کو مبارکپور میں علم کا یہ آفتاب غروب ہوا، مگر اس کی ضیا آج بھی مدارس و جامعات کے شبستانوں میں روشنی بکھیر رہی ہے

سرخیاں

1. ہمارے استاذ مولانا عبد السلام گونڈوی حفظہ اللہ شیخ سے مستفید ہونے کے دوران پیش آئے واقعات بتایا کرتے جس سے ایک محدث کی دل میں عظمت پیوست ہوتی چلی گئی۔
2. فتاوی اہل حدیث میں مرجع الخلائق تھے۔

کارنامہ حیات:

مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح

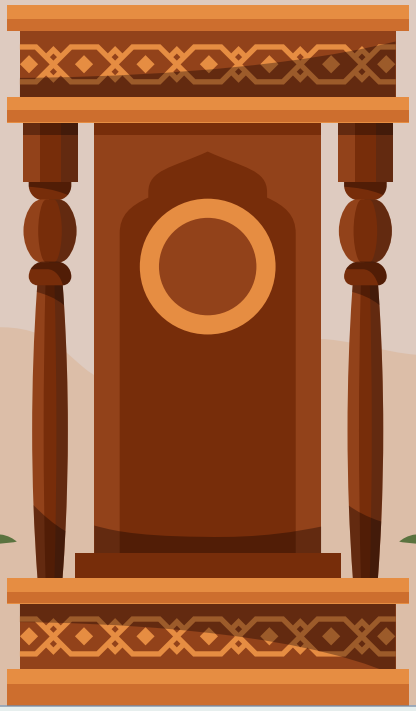


مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/4

مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ



مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

چراغِ تدریس و تحقیق جو افسانہ بن کر سچائی کا نشان بن گیا

صبحِ بہار کی ایک نرم روشنی میں مبارکپور کی گلیوں میں ایک ذہین لڑکا کتابیں سینے سے لگائے اپنے والد کے پاس آیا یہ ذہین لڑکا تھا عبدالسلام۔ غیر معمولی ذہانت اور شوقِ علم کے ساتھ حافظ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس عظیم شخصیت نے قرآن اور دینی سبق شروع کیا۔ درسِ قرآن کی کرنیں، علمائے وقت کی صحبتیں، اور حکیم عبدالولی رحمۃ اللہ علیہ سے طب کی داستان تک، مولانا عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ایک مسلسل سیکھنے اور بڑھنے کی علامت بن گئی۔

فراغت کے بعد ان کا قافلہ علم صادق پور پٹنہ کی درسگاہ پہنچا، جہاں پندرہ برس تک بچوں اور نوجوانوں کو علم کی روشنی دی۔ ان دنوں میں ایک اور کارنامہ رقم ہوا: تصنیف "تاریخ المنوال"۔ پھر مدرسہ فیض عام مؤ، بعد ازاں گونڈہ اور آخر دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے مدرس بنے جہاں انکی تدریس نے سینکڑوں شاگردوں کے مستقبل سنوارے۔

شہر شہر، بستی بستی دروس دیتے، ہر جگہ علم و وقار کا سکہ جماتے، علمی مزاج کے ساتھ تصنیف و تالیف کا شوق بھی برقرار رکھا۔ "اسلامی تمدن" "سیرۃ البخاری"، "اثبات الاجازہ لتکرار صلاۃ الجنائز" جیسی کتابیں تصنیف کیں ہر سطر میں فکر و حقیقت کا رنگ بھرا۔ نقاد بھی ایسے کہ اصول پر آنچ نہ آنے دی، مصنف ایسے کہ لفظوں میں تاثیر بھر دی۔

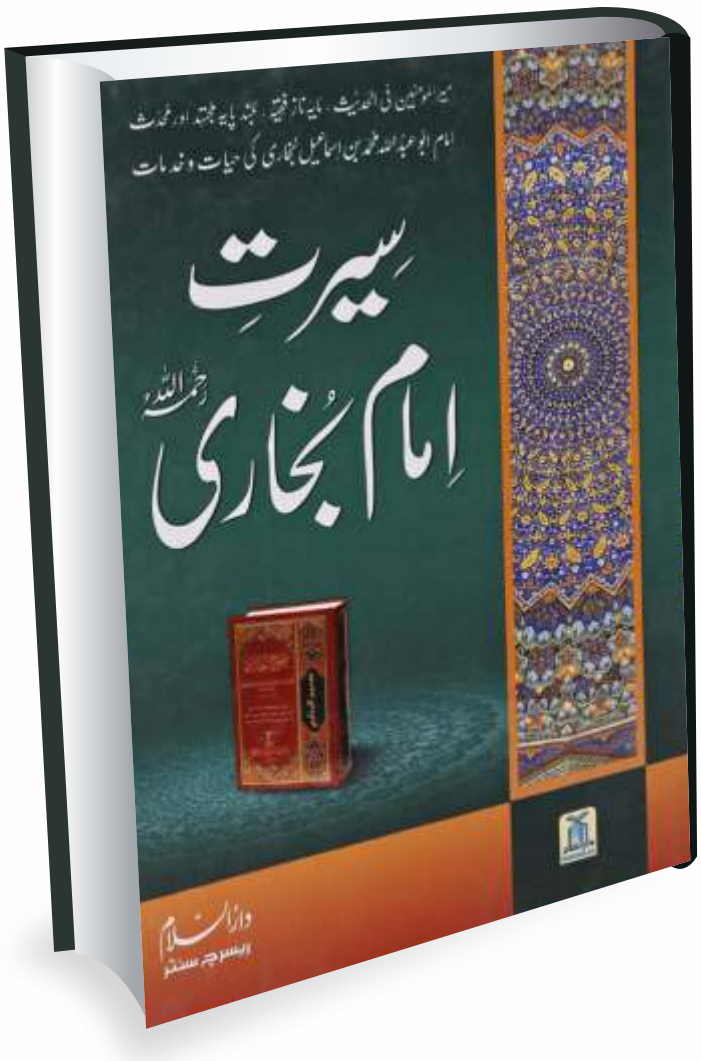
1924 کی ایک خاموش شام دہلی میں وہ چراغ علم بجھ گیا، مگر ان کے کارنامہ اور تصانیف اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جو اپنی زندگی درس و کتاب کو وقف کر دے، اسکے علم کا اثر صدیوں پر محیط ہوتا ہے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی زبان میں: "مدرسوں میں مدرس کی جب تلاش ہو تو سب سے پہلے انہی پر نظر پڑتی"۔ مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام آج بھی تدریس اور تحقیق کی علامت ہے جو افسانہ بن کر سچائی کا چراغ بن گیا۔

سرخیاں

1. سیرۃ الامام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ): اپنے باب میں نادر کتاب ہے اور عرب بھی اس کا حوالہ دیتے ہیں۔
2. خطبات: ہم خطبات جمعہ کی تیاری ان خطبات سے کیا کرتے تھے 18 سال عمر میں۔
3. الدعاء المقبول ہر اہل حدیث کے گھر میں موجود ہوتی تھی، ہمارے بچپن کی زندگی میں حصن المسلم از قحطانی رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب الدعاء از مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے آپکی کتاب سے ہی ہم نے شعور علم کی انکھ کھولی۔
4. اسلامی تعلیمات اور الدعاء المقبول: ہم نے تعارف حاصل کیا تھا جلیل القدر عالم مولانا صفی أحمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

کارنامہ حیات:

سیرۃ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

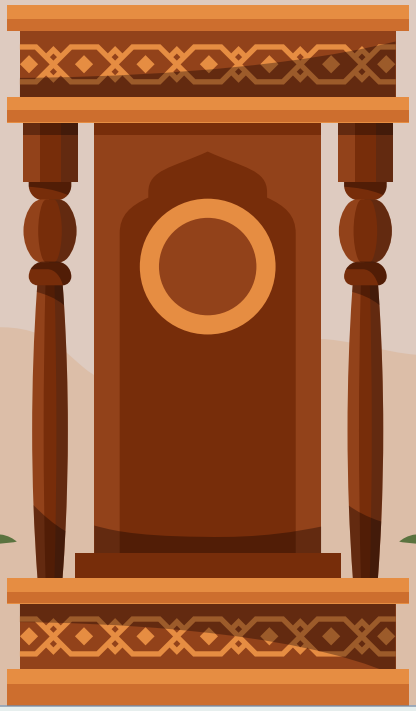


مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/5

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ





شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

امامِ مناظرہ، عقیدہ ختمِ نبوت کے مردِ مجاہد، اور تحریکِ اہلِ حدیث کے علمبردار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے ایسے عالمِ ربانی تھے جن کی علمی و دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا گیا۔ 12 جون 1868ء کو امرتسر میں پیدا ہونے والے مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیمی سفر مولانا احمد اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام علی قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے شروع کیا اور پھر حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ کی تعلیم کا محورِ توجہ حدیث اور فقہ کے بلند علمی مقام کی طرف تھا۔

مولانا نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام مدرسہ تعلیم الاسلام میں دروس نظامیہ کے ذریعے علم کی روشنی عام کرنے میں گزاری، مگر ان کے لیے اصل چیلنج اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ تھا۔ وہ عیسائیت، نیچریت، آریہ سماج اور قادیانی فتنے کے خلاف علم و دلیل کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہر محاذ پر مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دیے۔ 1902ء میں آپ نے ہفت روزہ "اہل حدیث" شروع کیا، جس نے اہل اسلام کی آواز کو بلند کیا اور ان کے خلاف فتنہ مچانے والوں کے منہ بند کیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو برصغیر میں اہل حدیث تحریک کا واقعی سربراہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت، دشمنان اسلام کی علمی مخالفت اور برصغیر کے مختلف مکاتب فکر کے درمیاں تعلقات کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کی عظیم شخصیت پر عشروں سے کتب و رسائل تصنیف کئے گئے ہیں جواب بھی علماء و طلبہ کے لیے روشنی کے مینار ہیں۔

آپ کی تصانیف میں قرآن مجید کی تفسیر شامل ہے،۔ آپ کی تحریریں نیچریت، آریہ سماج، عیسائیت، قادیانیت کے خلاف تنقیدی اور تحقیقی نوعیت کے حامل ہیں۔ ان کا انداز بحث انتہائی مدلل اور جامع ہے۔ مولانا کی خدمات کو علماء عصر نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو "مناظرہ کے امام" قرار دیا جبکہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "اگر کوئی فرقہ رات کو اسلام کے خلاف پیدا ہو تو صبح مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔"

تقسیم ہند کے بعد آپ گوجرانوالہ تشریف لائے اور سرگودھا میں مقیم ہوئے جہاں 1948ء میں وفات پائی۔ اسلام کے اس مجاہد کی علمی خدمات اور جہاد علمی آج بھی اہل علم میں قدر و منزلت اور یادگار کے طور پر زندہ ہیں۔

سرخیاں

1 ہریانہ اور پنجاب (مالیر کوٹلہ) کے دعوتی سفر کے دوران مجھے ان مساجد کا مشاہدہ کا موقع ملا جہاں شیخ نے بیانات سے ایک علمی جہاں تعمیر کیا اور قوی ایمان والے افراد تیار کئے۔

2 قادیانیت کا پیچھا اٹھایا اور آخر میدانِ مباہلہ میں قادیانی کو شکست ملی اور شیخ غازی ثابت ہوئے اور فاتح قادیان کے لقب سے سرفراز ہوکر تاج سربلندی کا تمغہ اپنے نام کرلیا الحمدللہ۔

3 ڈاکٹر مولانا عبد اللطیف الکندی حفظہ اللہ نے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پر پی ایچ ڈی کی اور جب ہم مدینہ میں پڑھتے تھے ڈاکٹر مولانا عبد اللطیف الکندی سے ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں ان ایمان افروز ملاقات میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے تصانیف مطبوعات ومخطوطات اور کاناموں کا علم تفصیل سے حاصل ہوا، جزاہ اللہ خیرا

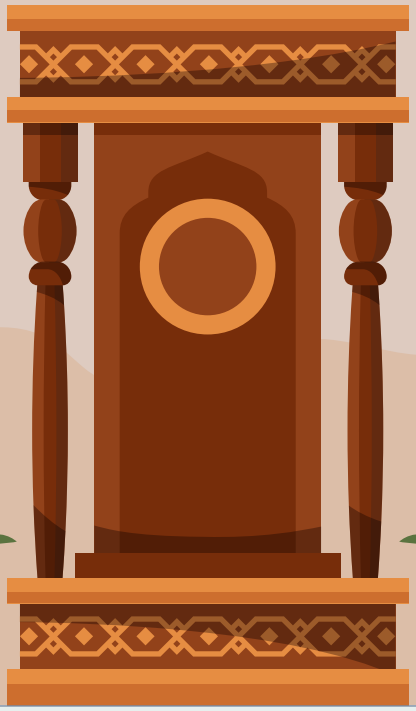
4 جب بھی دعوتی دروس کی تیاری کرتا ہوں مولانا کے کتب کے سمندر سے نایاب موتی حاصل ہوتے رہتے ہیں۔



تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/6

امام شاہ محمد اسماعیل شہید (ان شاء اللہ) رحمۃ اللہ علیہ





امام شاہ محمد اسماعیل شہید (ان شاء اللہ) رحمۃ اللہ علیہ
علم و عمل اور عقل و شجاعت کا حسین امتزاج

قصہ دہلی کے قدیم گلیوں میں شروع ہوتا ہے جہاں 12 ربیع الاول 1193ھ، مطابق 26 اپریل 1779ء کو شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔ علم و فضل کے اس بلند خاندان میں آنکھ کھولی امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے دادا، امام شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور امام شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیسے چچا، ہر سو علم اور زہد کی خوشبو۔ آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا؛ دس سال کی عمر میں والد کی شفقت سے محروم ہوئے تو شاہ عبدالقادر کی محبت نے دل سنوارا، درس و تدریس کی راہ ہموار کی۔

بچپن سے خطیبانہ جوش، غیر معمولی ذہانت، اور جسمانی قوت کے بھی حامل فنونِ جنگ، سواری، نشانہ بازی ایسی مہارت سے سیکھی کہ سب حیران رہ گئے۔ تاریخ و جغرافیہ کے مطالعے سے دل چسپی تھی، اور اسلام کی اصلاحی پکار نے ان کے وجود کو حرارت بخشی۔ اٹھارویں عمر میں علوم دین میں کمال حاصل کر لیا اور دہلی کے سماج میں ان کے مناظرات، خطبات اور اصلاحات کا چرچا ہو گیا۔

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تحریک کا قلب و دماغ بنے۔ پھر تبلیغی سفر، دعوتِ توحید و اخلاص، علم و عمل کا علم اٹھائے، شہروں، بازاروں، گلی کوچوں میں دینِ خالص کی دعوت پھیلائی۔ مخالف فتاوی و فتنوں اور خطرات کے باوجود حج بھی ادا کیا اور حج کی فرضیت کو علم و عمل سے زندہ کر دیا۔ پھر امام سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہجرت جہاد کے طویل سفر، میدانِ کارزار، کئی جنگوں میں اوّل صف میں شریک۔

بالآخر بالاکوٹ کی مقتل گاہ میں، 6 مئی 1831ء کو سر پر زخم، داڑھی خون سے لال، اور زبان پر سرفروشانہ دعویٰ: "میں تو وہاں جاتا ہوں جہاں امیر المومنین ہیں۔" وہیں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

ان کا نام آج بھی اخلاص، حق کی پکار، اور سب کچھ قربان کر دینے والے مجاہد و عالم کے طور پر زندہ ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی بنیاد میں اہم رول ادا کیا۔

سرخیاں

1. "تقویۃ الایمان" توحید کی صداقت پر مشتمل ایک شاہکار تصنیف۔

اس تصنیف "تقویۃ الایمان" نے برصغیر میں دینی بیداری کی لہر پیدا کی۔ یہ کتاب خالص توحید کی دعوت اور شرک و بدعت کے خلاف ایک تاریخی صدائے حق ہے۔ یہی وہ کتاب تھی جس کی عبارتیں بعد کے دور میں جامعہ دارالسلام عمر آباد جیسے عظیم الشان اداروں میں ہم طلبہ اس کتاب کی بیشتر عبارتیں ازبر کیا کرتے تھے۔

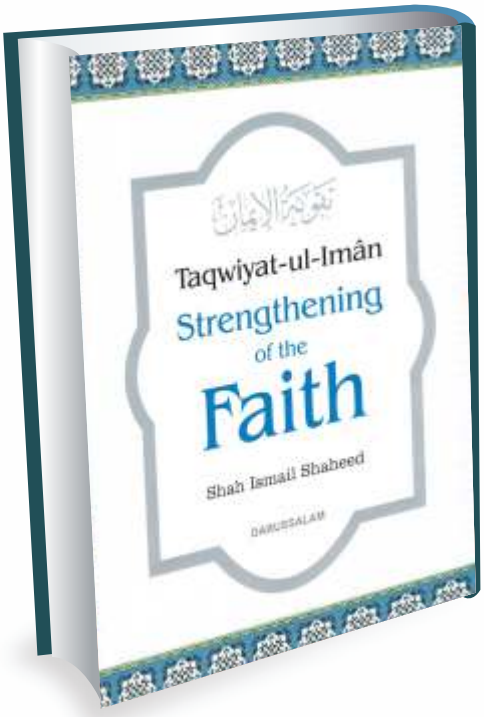
2. رسوم و بدعات کی بیخ کنی۔

3. احیاء سنت اور احیاء اسفارِ حج۔

4. ہندوستان کی آزادی میں خون شہیداں رنگ لایا۔

5. امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التوحید عرب دنیا میں اور تقویۃ الایمان از امام شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر میں توحید کے سورج کی کرنوں سے شرک کے اندھیروں کو ختم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ الحمدللہ

تقویۃ الایمان

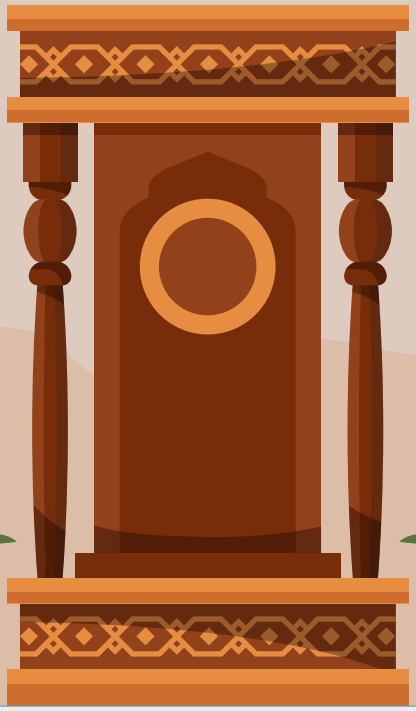


امام شاہ محمد اسماعیل شہید (ان شاء اللہ) رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/7

امام، سید میاں محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ





امام، سید میاں محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

دھندلی روشنی میں بہار کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں 1225ھ مطابق 1805ء کی صبح تاریخ رقم کرتی ہے یہ ولادت ہے سید میاں محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی، جن کا نسب حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ علم و تقویٰ کا آبشار گھر تھا، قرآن مجید کی تکمیل اور علوم میں مہارت حاصل کی اور پھر الہ آباد، دہلی، مدرسوں اور بزرگان کی گزرگاہوں پر روشنی پھیلانے نکلے۔ دہلی میں پانچ سال کے قیام کے دوران، بڑے بڑے اساتذہ کی محفلوں سے خوشہ چینی کی، پھر استاد گرامی مولانا شاہ عبدالخالق دہلوی کی بیٹی سے نکاح کیا۔ رفتہ رفتہ شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی جیسے امام نے دانائی و فضل کا وہ خزانہ عطا کیا جس نے انہیں "شیخ الکل فی الکل" اور "میاں صاحب" کے القاب سے ملقب کر دیا۔

شاہ صاحب کے حج پر روانگی کے بعد، علم و سنت کی مسند دہلی میں انہی کے سپرد ہوئی، یہاں سے شروع ہوا وہ عظیم الشان سلسلہ تدریس حدیث جس نے عرب و عجم کے لاکھوں پیاسے سیراب کیے۔ ساٹھ سال دہلی میں حدیثِ نبوی کا فیض عام رہا ایشیا، افریقہ، جزائر، خراسان، جاوا، کابل، تونس، خراسان، مدینہ، مکہ؛ ہر سمت سے طلبہ ان کے پاس آتے، فیضیاب ہوتے اور عالم بنتے۔

دریا دل ایسا کہ اپنے لحاف کی گرمی تک شاگرد کو دے دیں، تواضع و اخلاص میں اپنی مثال آپ۔ لمبی سردیوں کی رات، کمبل میں، کبھی کسی مسافر کے ہاتھ باندھ دی، کبھی نابینا شاگرد کا ہاتھ تھام کر بیت الخلا لے گئے خدمت دین کی یہ انتہاء صرف اولیا کو ملتی ہے۔ آپ کے شاگردوں میں ایک سے ایک گوہر نایاب، کوئی فتوے میں جرات و حق گوئی کی انتہاء، کوئی علم حدیث میں بے مثال کیا سفید پوش تلمیذ، کیا امیر و تاجر، سبھی ان کے ہاں علم و محبت پاتے۔

بار بار دشمنوں نے جیل بھیجا، قید و بند کی صعوبتیں آئیں، آزادئ ہند کی جدوجہد کے فتاویٰ لکھے، مگر سبقِ حدیث و تفاسیر بند نہ ہوا۔ مکہ میں بھی بڑے علماء نے سند و اجازہ لی، فتوؤں اور اجتہاد سے "شیخ العرب والعجم" بنے۔ صحیح بخاری سے محبت کا یہ عالم کہ سینکڑوں بار پڑھائی، بخاری شریف پڑھانے کا ریکارڈ آج بھی کوئی نہیں توڑ سکا۔ کوئی دولت اکٹھی نہ کی، زندگی بھر کرائے کے ایک کمرے میں، سادگی اور سخاوت کا ایک لازوال نقش چھوڑ گئے۔

آخری لمحے تک درس و ذکر جاری رہا۔ 13 اکتوبر 1902ء کا سورج غروب ہوا تو محدث العصر، عابد شب زندہ دار کا علم، دہلی کی تاریخ میں ہمیشہ کی روشنی بن گیا۔ آج بھی ان کا مقام "امام اھل حدیث"، "شیخ الکل" اور مرشد ہزاروں شاگردوں کا ہے۔ ان کے علم کے قائم کیے فیض کے دریا آج بھی تر و تازہ ہیں سچی حقیقت جو علم و اخلاص کا لازوال چراغ بن گئی۔

علمی آثار و تصانیف و تلامذہ



الفتوی ضد القادیانی:

- مرزا قادیانی کے فتنے کے رد میں نہایت مدلل علمی دستاویز۔

فتاوی نذیریہ:

- اہلِ حدیث فقہ واستدلال کا عظیم مجموعہ، جس میں سینکڑوں مسائل پر قرآن وسنت کی روشنی میں فتاویٰ دیے گئے۔

تلامذہ کی کثرت:

❖ مولانا سید عبدالحی حسنی، تلامذہ کی کثرت پر لکھتے ہیں:

((وأما تلامذته فعلى طبقات، فمهم العالمون الناقدون، المعروفون، فلعلهم يبلغون إلى ألف نفس، ومنهم المقاربون بالطبقة الأولى في بعض الأوصاف، ومنهم من يلي الطبقة الثانية، وأهل هاتين الطبقتين يبلغون إلى الآلاف))

اور غایۃ المقصود کے مصنف نے تلامذہ کے طبقات کا ذکر نہایت مؤثر انداز میں کیا ہے اور ممتاز تلامذہ کی فہرست بھی دی ہے۔ ہم غایۃ مقصود اور دیگر ذرائع سے ان اسماء گرامی کو نقل کرتے ہیں:

(1) السید السند المولوی شریف حسین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 1304ھ

(2) الشیخ الاجل العارف باللہ مولانا عبداللہ الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ 1298ھ

(3) شیخ محمد الغزنوی بن الامام عبداللہ الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ 1296ھ صاحب حاشیہ تفسیر جامع البیان

(4) امام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ 1332ھ

(5) علامہ فہامہ سید عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ 1930ء

(6) مولانا عبداللہ ثانی بن عبداللہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

(7) فاضلِ شہیر مولوی محمد بشیر سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ 1323ھ

(8) محقق الزمن مولوی امیر الحسن سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ 1291ھ

(9) الفاضل الاوحد مولوی امیر احمد سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ 1306ھ

(10)فاضل شہیر فی المشرقین مولوی ابو سعید محمد حسین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ 1338ھ

(11)کامل صالح عبداللہ معروف غلام رسول پنجابی رحمۃ اللہ علیہ 1291ھ

(12)عالم کامل صالح عبدالرحمن ابن الصالح محمد بن بارک لکھوی پنجابی رحمۃ اللہ علیہ 1312ھ

(13)وارثِ علوم النبی تقی ناسک مولوی الحافظ عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ 1337ھ

(14)فاضل مولوی سعادت حسین بہاری رحمۃ اللہ علیہ 1360ھ

(15)کامل لوذعی مولوی علیم الدین حسین عظیم آبادی نجر نہسوی رحمۃ اللہ علیہ 1260—1306ھ

(16)مولانا لطف العلی بہاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1296ھ

(17)الصالح التقی الفاضل الذکی مولوی ابو محمد ابراہیم آروی رحمۃ اللہ علیہ 1309ھ

(18)مولوی تلطف حسین محی الدین پوری عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ 1334ھ

(19)ذوالکمالات الشریفۃ شیخ مدرس الحافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ 1334ھ

(20)مولوی رفیع الدین شکرانوی بہاری رحمۃ اللہ علیہ 1338ھ

(21)مولوی نور احمد ڈیانوی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(22)ذوالفضائل الحمیدہ مولوی بدیع الزمان لکھنوی متوفی رحمۃ اللہ علیہ 1304ھ

(23)قاضی محفوظ اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

(24)شیخ احمد الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1920ء

(25)مولوی سلامت اللہ اعظم گڑھی رحمۃ اللہ علیہ 1322ھ/1904ء

(26)مولوی ابو عبدالرحمن محمد پنجابی رحمۃ اللہ علیہ 1315ھ صاحب الحواشی الجدیدہ علی النسائی

(27)مولوی عبدالغنی بہاری رحمۃ اللہ علیہ (1313ھ)

(28)مولوی الٰہی بخش بہاری رحمۃ اللہ علیہ

(29)مولوی امیر علی ملیح آبادی لکھنوی

(30)مولوی نور محمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

(31)مولوی محمد احسن استمانی بہاری رحمۃ اللہ علیہ

(32)مولوی نظیر حسین آروی رحمۃ اللہ علیہ

(33)مولوی حافظ عبدالعزیز بن الشیخ احمد اللہ رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(34)مولوی محمد عبداللہ پنجابی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(35)مولوی محمد طاہر سلیمی رحمۃ اللہ علیہ

(36)مولوی عبدالجبار عمرپوری رحمۃ اللہ علیہ 1334ھ

(37)مولوی سید عمر عرفان ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ (1265-1332ھ)

(38) مولوی محمد حسین بن عبدالستار ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (1314ھ) صاحب تحفۃ الباقی علی الفیۃ العراقی وشرح تحفۃ بالفارسیہ (مولانا محمد یونس اثری کے دادا تھے)

(39)مولوی علی نعمت پھلواری (1272ھ/1331)

(40)فاضل کامل محمد احسن نزیل بھوپال

(41)شیخ عالم عبداللہ بن ادریس حسینی سنوسی مغربی

(42)فاضل محمد بن ناصر بن المبارک نجدی

(43)فاضل سعد بن حمد بن عتیق نجدی رحمۃ اللہ علیہ 1349ھ

(44)قاضی طلاخی پشاوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1310ھ

(45)حکیم عبدالحق امرتسری رحمۃ اللہ علیہ 1370ھ

(46)مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ 1287ھ/1367

(47)مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ 1353ھ

(48)مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ 1342ھ

(49)مولانا احمد حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1920ء/1338ھ صاحب احسن التفاسیر و تنقیح الرواۃ

(50)علامہ محقق شمس الحق ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ 1329ھ

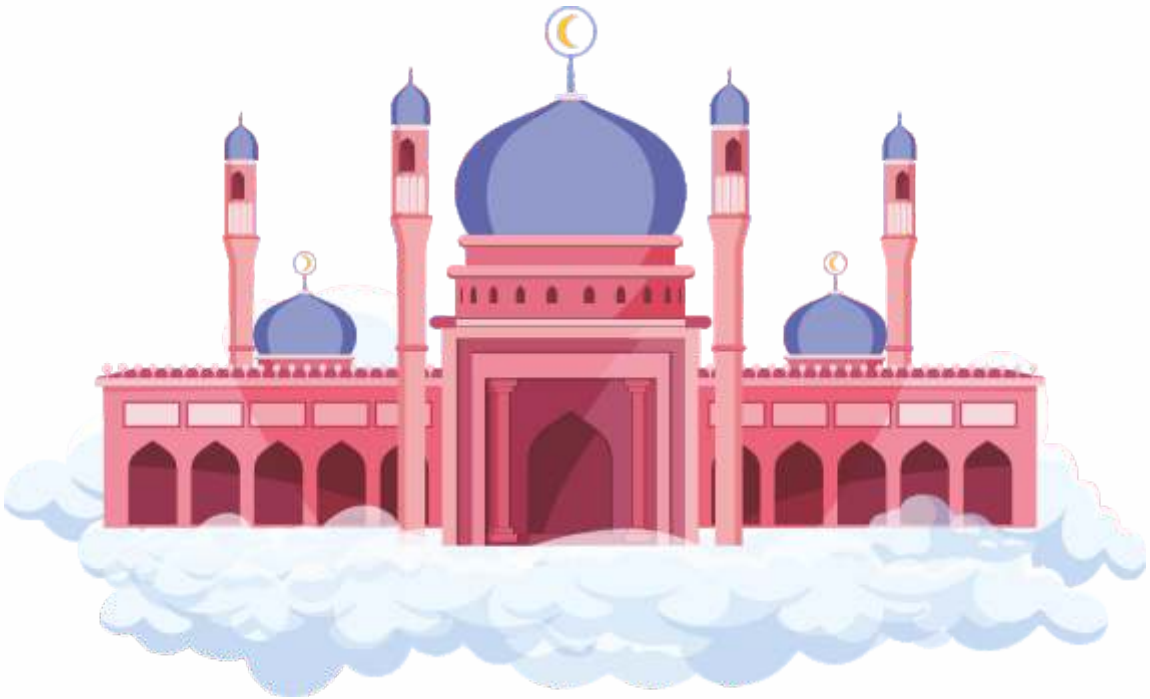
(51)حکیم عبدالحق امرتسری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1370ھ فی لاہور

(52)قاضی یوسف حسین انجانپوری رحمۃ اللہ علیہ 1285

(53)مولانا عبدالوھاب ملتانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1351ھ

(54)حافظ محمد رمضان پشاوری رحمۃ اللہ علیہ 1920ء/1339ھ

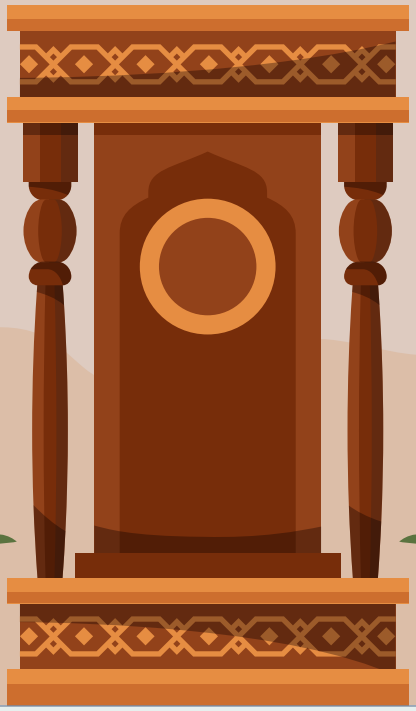
(55)قاضی عبدالاحد حانپوری رحمۃ اللہ علیہ 1347ھ



تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/8

علامہ نواب محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ



امام و مرتبِ نصابِ تعلیم و مصنف کتب کثیرہ، نواب محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ محدثِ ہند، مصلحِ امت، اور امامِ تالیف و تحقیق

شام کی پھیلتی روشنیوں میں نواب محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن بانس بریلی کے علمی ماحول اور والدین کی شفقت کے سائے میں گزرا (14 اکتوبر 1832ء) کو تولد ہوا علم و قلم والے اس خانوادے میں کہ جن کی نسبت مدینہ کے دروازے تک جا پہنچتی تھی۔ والد سید اولاد حسن خان خود علم و تبلیغ کی راہوں کے مسافر، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قافلے میں شامل۔ یہیں سے عنفوانِ شباب میں صدیق حسن خون جگر اور ژرف نگاہی کے ساتھ تعلیم کے اجل منازل سر کرتے چلے گئے۔

مطالعۂ حدیث، تفسیر و فقہ، عربی، فارسی و اردو میں مہارت، دہلی، کانپور اور بھوپال کے علمی گلیاروں سے گزرتے آخر بھوپال آئے۔ ابتدائی معاشی سختیوں اور 1857ء کے غدر میں وطن چھوڑنے کی مجبوری نے انہیں اور زیادہ پختہ بنا دیا۔ انہی دنوں نواب شاہ جہاں بیگم رحمۃ اللہ علیہا بھوپال کے تخت پر آئیں اور علمی تدبّر، سیادت اور اخلاص پر مر مٹنے والی اس عظیم خاتون بیگم نے جلیل القدر عالم مولانا صدیق حسن کو اپنا رفیق حیات بنا کر بھوپال کی سیاسی و معاشرتی تاریخ کو بھی ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

اب سرکاری ذمہ داریاں، مدارس کی سرپرستی، علمی اصلاحات اور وقت کا سب سے بڑا کتب خانہ مولانا صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ نے علم اور کتاب و سنت کی اشاعت کا مشن اختیار کیا۔ تین زبانوں میں دو سو سے زائد تصانیف، ہزاروں قلمی نوادرات کے نادر ذخیرے اور مدارس، پریس، ملکی و غیر ملکی اشاعت و خریداری سب کچھ عظمتِ علم کی راہ میں قربان۔ آپ نے قرآن، سنت، فقہ، تاریخ، عقائد، سیاسیات، سیرت اور اخلاق جیسے میدانوں میں وہ علمی خدمات سر انجام دیں جو آج بھی پیکرِ روشنی ہیں۔

بڑی بڑی مخالفتوں کے باوجود تواضع شعار قلم کار جن کے فتاوی، شرحِ احادیث، تفاسیر اور علوم کا ذکر آج بھی جامعہ و دارالعلم میں ہوتا ہے۔ عوامی اہل علم سے شاہی خاندان تک، ہر کوئی اس نور علم کے سامنے شادمان ہو جاتا۔ بچپن میں یتیمی سے طوفانی عملی زندگی تک، کتب خانہ و مدارس سے تخت سلطنت تک ان کی سرگذشت فکری خودداری، خلوص، زہد اور علم کی امانت ہے۔

1890ء میں بھوپال میں اس انجام کو پہنچے وصیت کی کہ ورثہ میں سب کتب علم کے مسافروں کے لیے وقف کر دی جائیں۔ آج بھی نواب صدیق حسن خان کا نام چراغ علم و صداقت ہے جسے زمانہ کبھی بجھا نہیں سکا۔



سرخیاں

تصانیف وعلمی آثار

ان کی چند نمایاں تصانیف درج ذیل ہیں:

1. امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کتب کثیرہ کے مصنف لیکن تحقیق میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے آگے۔

2. تفسیر عربی واردو جیسے فتح البیان فی مقاصد القرآن، قرآنِ مجید کی عظیم عربی تفسیر جسے اردو میں بھی ترجمہ وتشریح کے ساتھ شائع کیا گیا۔

3. التحفۃ السنیۃ، السراج الوہاج، عون الباری، میزان العدل، ایسی کتب جن میں عقائد، فقہ، اخلاق اور منطق پر علمی بصیرت جھلکتی ہے

4. الحِطَّة فی ذکر الصحاح الستة (کتب ستہ کا جامع تعارف جس میں محدثین، اسانید، اور فقہی مناہج پر گراں قدر بحث کی گئی)

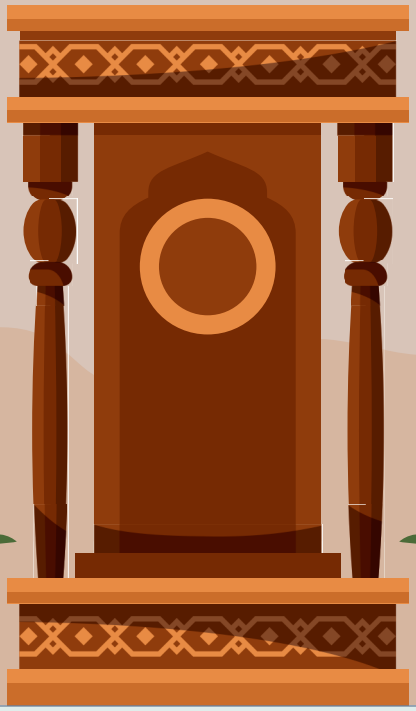
5. الروضة الندية فی شرح الدرر البهيه فقہی نصاب وخلاصہ فقہِ حدیث پر مبنی نصابی شاہکار، جو آج بھی اہلِ علم کے درمیان سند کی حیثیت رکھتا ہے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی التعلیقات الرضیہ سے تخریج سے معمور کتاب شائع ہوکر جامعہ اسلامیہ میں 2001 میں 3 مجلد میں وارد ہوئی تو میں نے فوراً خرید لیا، تب سے آج تک میرے لئے فقہ سلفی کی ترجیحات وادلہ جاننے کے لئے اہم جامع کتاب ہے

6. علمی کتب کی نشر واشاعت کا نظام: نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھوپال میں "مکتبہ شاہی" اور "مطبع صدیقی" قائم کیا، جہاں سے سینکڑوں کتب کی اشاعت ہوئی، یہ ادارے برصغیر کے علمی احیاء کی بنیاد بنے۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/9

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ





محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ

محدثِ پنجاب، مناظرِ ختمِ نبوت، اور ترجمانِ اہلِ حدیث تحریک

پنجاب کی گہری فضاؤں، انگریزوں کی حکمرانی اور فرقہ وارانہ جھرمٹ میں ایک علم کا چراغ محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ بچپن سے ہی علم و فضل کے شیدائی، سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے شیخ الکل کے صحبت یافتہ اور نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ۔ لاہور کی مسجد چنیانوالی میں ان کا درس ایسا تھا کہ دور دراز سے لوگ علم کے پیاسے چلے آتے۔ مگر ان کی اصل شان ان کی جراتِ ایمانی اور تاریخی کردار کی وہ جھلک ہے جو قادیانیت کے سامنے ڈٹ جانے میں سامنے آئی۔

یہ وہ دَور تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے خود ساختہ نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا، کئی خام ذہن اس کے دامِ فریب میں گرفتار ہوئے، اور مسلمانوں کے عقائد کا فسخ بظاہر ممکن نظر آنے لگا۔ حضرت بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کے خدوخال، اس کی تحریروں، افکار و دینی شعبدہ بازی کو فوری بھانپ لیا اور سب سے پہلے اس کے رد اور اخراج کی قلمی و فکری جنگ کو آبرومندانہ طور پر شروع کیا۔

سب سے پہلے اردو صحافت میں رسالہ "اشاعۃ السنۃ" کے پلیٹ فارم سے قرآن اور سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کی مرزا کا جھوٹا بول بالا ہونے سے پہلے ہی اس کی حقیقت آشکار کی۔ مدلل فتاویٰ، سوالات، مناظرے کے چیلنج اور مرزا کو بار بار اصلاح کی دعوتا ور جب وہ نہ مانا تو مباہلے کا چیلنج کر ڈالا. پھر وہ عظیم معرکہ کہ بٹالوی نے تمام بڑے اہل حدیث، سنی اور دیوبندی علما کے دستخطوں سے قادیانی عقیدے کو کفر قرار دینے والا "سب سے پہلا متفقہ فتویٰ" شائع کیا، جسے اشاعۃ السنۃ کی تیرہویں جلد ہمیشہ یاد رکھتی ہے۔

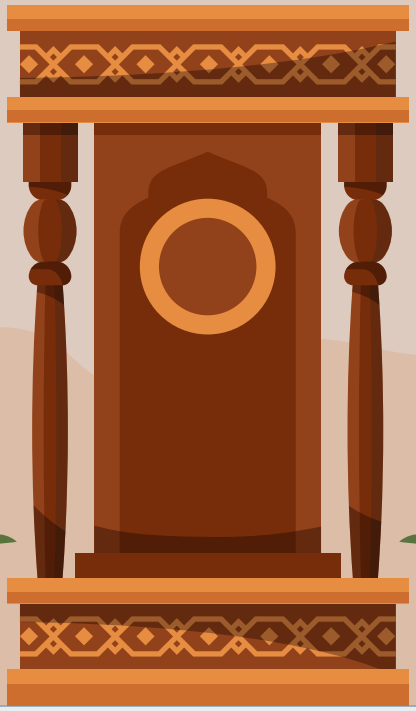
مرزا نے انہیں سرکاری سطح پر وہابی، شدت پسند یا غداران حکومت کہلا کر اکسانے کی کوشش کی مگر اللہ کے عبد نے علم و اجتہاد کا دامن نہ چھوڑا، انگریزوں کے سرکاری رسوخ کے باوجود اہل حدیث جماعت کو داروگیر سے بچایا، علم و بصیرت کے ساتھ جماعت کو منظم رکھا اور قافیۂ حق پر ڈٹے رہے۔ فتوے، کتب، مضامین، مجالس، ہر چوبر میں آواز اسلام، ختم نبوت اور اہل سنت کے تقاضے پوری جوانمردی سے ادا کیے۔

یوں علم و حجت، تدبر و یقین، حکمت و عزیمت اور جراتِ حق کی یہ تصویر جب 1920ء میں رخصت ہوئی تو "بٹالہ"، پنجاب اور سارے برصغیر میں محافظِ ختم نبوت کے ایک ناقابل فراموش کارنامہ کے طور پر امر ہوگئی۔ ان کا نام آج بھی ہر محب ختم نبوت کے دل کی دھڑکن ہے اور ہر مختصر اور طویل محاذ پر "حق کی آواز" کے مترادف ہے۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/10

مولانا عبدالعزیز رحمانی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ



مولانا عبدالعزیز رحمانی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ

مصلحِ دکن، مناظر برائے دفاعِ سنت، اور دعوتِ اہلِ حدیث کے مجاہدِ خاموش

شام کے پر سکون لمحوں میں جب پورے خطہ کرنول میں منکرین حدیث اور بدعات و شرکیات کا جال پھیلا ہوا تھا، مولانا عبدالعزیز رحمانی کرنولی نے سچائی اور سنت کے پرچم کو تھامنے کی ٹھانی۔ قلم کی طاقت اور دلیل کی روشنی کے ساتھ انہوں نے کتاب "صحیح اسلام بجواب دو اسلام" تصنیف کی ایک ایسی دنداں شکن کتاب، جس میں منکرین حدیث کے اعتراضات کا مدلل رد، اتباع سنت کی حقیقت اور اہل حق کے لیے حوصلہ افزا دلیلیں موجود تھیں۔ اسی کتاب کے ذریعے نہ صرف سنت کی عظمت اجاگر ہوئی بلکہ "العزیز میگزین" میں لکھے گئے کالموں، اصلاحی مضامین اور وعظ و تلقین نے پورے علاقے کے موسم کو بدل دیا۔

کڑموڑ، موڑتاڑ، راجمنڈری، کرنول گڈاور ہسکوٹہ ایک کے بعد ایک قصبہ جہاں کبھی بدعات اور رسموں کا اندھیرا تھا، وہاں مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں، مبلغین اور علم دوستوں نے اتباعِ سنت و حدیث کا نعرہ عام کر دیا۔ معاشرتی اصلاح کے کارنامے یوں ظاہر ہوئے کہ نکاح، جنازہ، روزمرہ عبادات ہر جگہ سنت رواج پانے لگی۔ اہل علم اور عام لوگ "صحیحین" یعنی بخاری و مسلم کے دروس و حلقوں میں شریک ہو کر ایمان کی تازگی پانے لگے۔

اسی جدوجہد میں گاؤں کے گاؤں اہل حدیث ہو گئے۔ بدعات ٹوٹیں، شرک کی جڑیں نوچ دی گئیں اور نئی نسل کے ذہن پر حقیقی اسلام اور علم کا اجالا روشن ہو گیا۔ شاگردوں نے استاد کی طرح علم و عمل میں نام پیدا کیا۔ "العزیز میگزین" ایک اصلاحی منشور کی صورت ہر قریے میں پہنچا؛ آج بھی اس خطے میں اتنی بڑی تبدیلی کے پیچھے مولانا عبدالعزیز رحمانی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت، اخلاص اور حق پرستی کی داستان جگمگا رہی ہے باذن اللہ

سرخیاں

ذاتی یادیں اور روحانی نسبت

01 الحمدللہ! مولانا سے میرا نسبی تعلق بھی ایک روحانی سرمایہ اور میرے لئے باعثِ شرف ہے کیونکہ وہ میرے نانی کے سگے ماموں تھے۔

02 میری والدہ محترمہ قاضی زاہدہ بیگم نے میری پیدائش کے بعد مجھ کو مولانا کے ہاتھوں میں دیا اور میرے حق میں اس دعاء کی درخواست کی کہ میں بڑا ہو کر حافظِ قرآن مجید اور علوم شرعیہ کا عالم بنوں اور مولانا نے کافی طویل دعا کی الحمد للہ۔

03 میری والدہ کی ذمہ داری تھی کہ عصر کے وقت مولانا کو چائے پیش کریں اور مولانا حدیثِ نبوی ﷺ سناتے۔

میری نانی مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد متاثر تھیں اور اکثر ان کے واقعات سناتیں، مولانا قرآن پڑھتے ہوئے روتے جاتے، اور کہتے: "قرآن عظیم کا اسلوب جھنجھوڑ دیتا ہے، افسوس! عوام قرآن سے بہت دور ہیں..." یہ وہ تڑپ تھی جو شاگردوں میں سرایت کر گئی کیونکہ آج بھی کرنول اور اس کے اطراف واکناف کے خطوں میں ان کے شاگرد علم، منبر، اور دعوت کے وارث ہیں۔

04 کامیاب مناظر تھے: علمی مقام یہ تھا کہ مولانا کی مناظرت، ان کی تقریر، ان کی کتابیں، سب ایک ہی بات کہتی ہیں "حق کہو، چاہے سارا جہاں مخالف کیوں نہ ہو"، ان کی دعا، استقامت، اور خلوص نے جنوبی ہند کے علمی و دعوتی منظرنامے کو بدل کر رکھ دیا۔

05 انکو پتھر مارنے والے آج اہل حدیث ہوگئے اور میرے سامنے اعتراف کئے کہ ہم نے ان ہاتھوں سے مارا تھا، ان کی دعوت سے پورے گاؤں گاؤں اہلِ حدیث بن گئے۔ جو کبھی ان پر پتھر برساتے تھے، وہی بعد میں آبدیدہ ہو کر کہتے: "اللہ ہمیں معاف کرے، ہم شرک میں تھے اور مولانا سے نفرت کرتے تھے، آج ہمیں معلوم ہوا کہ وہی سچے تھے!

06 وہ شخص جس روز علم کی تلاش میں نکلا، کسی کو خبر نہ تھی کہ آٹھ سال بعد عالمِ وقت بن کر پلٹے گا؛ مدرسہ رحمانیہ کے زینوں سے گزر کر انھوں نے جنوب و شمال کی سرزمینوں کو علم و قربانی سے منور کر دیا

07 سعودیہ کے ایک سفر میں آپ کے وعظ و بیان سے متاثر ہو کر سعودی فرمانروا نے چمڑے کی پوشاک بطورِ تحفہ عطا کی، یہ عزت صرف اہلِ اخلاص کو ملتی ہے۔

08 حیات مسیح کے انکار پر رد اور رد عیسائیت پر مناظرتی کتاب لکھی۔

09 مولانا کی قدیم لائبریری ایک علمی خزانہ تھی میں نے انہی بوسیدہ کتابوں سے مطالعہ شروع کیا جیسے تفسیر ابن کثیر، فتح الباری، نیل الاوطار، تفسیر نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کتبِ حدیث و سیرۃ۔ حتیٰ کہ کتابوں کی دھول سے الرجی کی وجہ سے دن بھر نزلہ و زکام سے چھینکتا رہتا لیکن اس کے باوجود 19 سال کی عمر میں ایک سال تک انہی کتابوں کے ساتھ رہ کر علم کی پیاس بجھائی۔ اللہ تعالی نے بعد میں اس محنت کا صلہ دیا، اور مدینہ یونیورسٹی کے سفر کا راستہ کھولا۔ وہی قدیم کتابیں جو کبھی ہاتھ سے مسح ہوئی تھیں، بعد میں جدید طباعت کے ساتھ ہاتھوں کی زینت بنیں، یہی ہے علم کا صدق اور دعا کی قبولیت۔

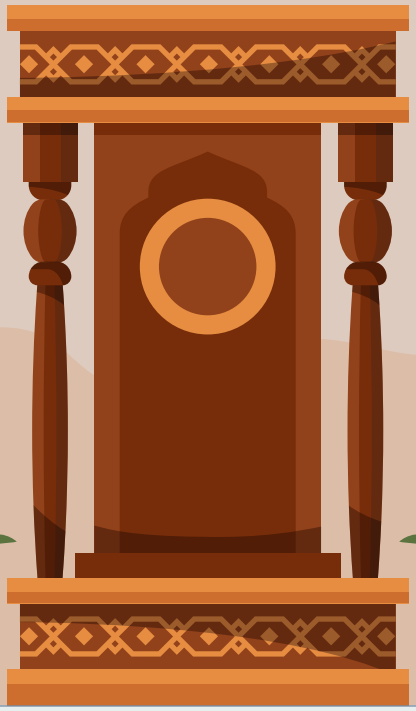
10 مکتبہ محمدیہ مغل پورہ میں آپ کے میگزین محفوظ ہیں۔

11 17 سال کی میری عمر تھی جب میں نے موڑتاڑ گاؤں تلنگانہ میں دو سال تراویح سنائی، دن کے اوقات میں مولانا کے پرانے میگزین پڑھا کرتا تھا، جس میں اتباعِ سنت پر اہم مضامین ہوا کرتے تھے۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/11

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ



مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

مفسرِ قرآن، مفکرِ ہند، اور علم و آزادی کے امام

نومبر 1888ء کی ایک روشن صبح، سرزمین مکہ معظمہ کی مقدس فضا میں ایک شیر خوار نے آنکھ کھولی محی الدین احمد، جنہیں بعد میں اہلِ دنیا نے ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانا۔ والدین کی گود میں، مدینے کی ہواؤں اور مکہ کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والے اس بچے کے نصیب میں تاریخ کی کروٹیں اور علم و جستجو کی پیاس الگ نصیب ہوئی۔ والد بزرگوار خیر الدین، عرب و ہند کے علمی احاطوں کے ستون، اور ماں مدینہ کے اجالے سے وابستہ خانوادے کی بیٹی۔ بچپن بخاری شریف کے سائے میں اور نوجوانی جامعہ ازہر مصر کے علمی ماحول میں گزر گئی چودہ سال کی عمر میں علوم مشرقی مکمل کرنا، پندرہویں سال میں اپنا جریدہ "لسان الصدق" جاری کرنا، اور خود الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے داد پانا یہ سب ابوالکلام کا ورثہ تھا۔

زندگی کا اصل سفر اُس وقت شروع ہوتا ہے جب "الہلال" جیسے انقلابی پرچے کی بنیاد پڑتی ہے۔ ادب، سیاست، علم اور فکر ہر شعبے میں اس نوجوان نے طوفان بپا کیے۔ یادگار خطابت، سنجیدہ ایمان افروز قلم، اور علمی میدانوں میں حکم و تفسیر کی گونج آزاد ہند کے پہلے وزیر تعلیم، قومی رہنما، صحافت اور تفسیر قرآن میں اپنی مثال آپ۔ مذہب اور سیاست، دونوں کو ایک ہی نغمے کی دو تانیں جانا اور ہر سمت میں دعوت فکر و اصلاح دیتے رہے۔

سیاسی سطح پر لیڈر ضرور بنے لیکن دل کی گہرائیوں میں ملت اسلامیہ کا درد بسائے رکھا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی وقعت ہو یا مسلمانوں کے تعلیمی حقوق ہمیشہ حمایت میں سب سے آگے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ ایک مفکر بھی تھے، مفسر بھی، مجاہد آزادی بھی، اور قومی یکجہتی کی علامت بھی۔

ان کی علمی تخلیقات: "ترجمان القرآن" زبانِ وحی کی شرح، "غبار خاطر" اور "تذکرہ" جذبات و خیالات کی پکار، "قول فیصل،" "آزادی ہند،" جیسے کارنامے سب کے سب علم، ایمان، جذبے اور تحقیق کے انمٹ نقش ہیں۔ 22 فروری 1958ء اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے، مگر ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا فکر، قلم اور جستجو آج بھی روشن ہے؛ آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ، ہدایت کی روشنی اور فکری آزادگی کی مضبوط بنیاد

سرخیاں

علمی خدمات و تصانیف



مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ ایک بے مثال ادیب، مفسر اور مفکر تھے۔ ان کی علمی و فکری تصانیف آج بھی رہنمائی کا سرچشمہ ہیں:

1. مدارس پر خصوصی توجہ: انہوں نے مدارس کے نصاب میں اصلاح کی رہنمائی کی، اور جامعہ دارالسلام عمرآباد کے نصاب میں عبدالقاہر جرجانی کی شاہکار تصنیف "دلائل الاعجاز" شامل کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ آپ کی علمی گہرائی اور

ادبی شعور کا بین ثبوت ہے۔

آزادئ ہند میں مؤثر رول

2 آزادئ ہند کی تحریک میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، لیکن نظریۂ احترام انسانیت اور تعایش سلمی پر قائم رہے۔ ان کی سیاست میں قرآن کا اخلاقی ضمیر بولتا تھا۔

خطبات عید کا اہتمام

3 خطباتِ عید، دروسِ قرآن، اور مجالسِ علم میں ان کی زبان سے نکلنے والے الفاظ دلوں پر نقش چھوڑ دیتے تھے۔

4 عربی، فارسی، انگریزی اور اردو میں بلاغت کی اوجِ ثریا

5 کئی یونیورسٹی اور ادارہ آپ کے نام سے منسوب ہیں

آج ہندوستان کی بے شمار جامعات، لائبریریاں اور تحقیقی ادارے ان کے نام سے منسوب ہیں۔

بوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے بھارت میں حسبِ ذیل تعلیمی اور سرکاری ادارے منسوب کیے گئے:

- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، (MANUU) حیدرآباد (ہند)
- مولانا آزاد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، (MANIT) بھوپال
- مولانا آزاد میڈیکل کالج نئی دہلی
- مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز، نئی دہلی
- مولانا آزاد ایڈوکیشن فاؤنڈیشن، نئی دہلی
- مولانا ابوالکلام آزاد اسلامک اویکنگ سینٹر نئی دہلی
- مولانا ابوالکلام آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ایشین اسٹڈیس، کلکتہ، ویسٹ بنگال
- مولانا ابوالکلام آزاد عربک پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، راجستھان

6 گورنمنٹ کی طرف سے مکمل ایک کتاب آپ کی حیاۃ اور کارنامہ پڑھ کر امتحان لکھنے پر اردو ایس ایس سی کی سرٹیفکٹ ملتی ہے مسلم اور غیر مسلم میں آپکی مقبولیت کا اندازہ کرسکتے ہیں،، آپ کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج بھی حکومتِ ہند کی سطح پر "ابوالکلام آزاد امتحان" کے ذریعے طلبہ کو اردو سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اور میں خود بھی اُس امتحان کا فخر سے پاس یافتہ ہوں۔

7 India wins freedom آپکی مشہور کتاب ہے

آزادئ ہند کے زیرِ عنوان "India Wins Freedom"، سیاسی بصیرت اور تاریخ کی گواہی دینے والی کتاب ہے جو آزادئ ہند کی فکری بنیاد قرار پائیں۔

8 غبار خاطر اور تذکرہ ور اسی طرح غلام رسول مہر کی کتب نے میرے اندر اردو سے محبت پیدا کر دی اور ان ہی کی کتب سے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے محبت پیدا ہو گئی۔

9 مولانا حفیظ الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی مولانا ابوالکلام آزاد کے معارف کا تعارف ہوا۔

10 جو مولانا کی کتب پڑھے گا ایک ٹھنڈا انسان بھی متحرک داعی بن جائے گا ان شاء اللہ۔

11 آزادی ہند کے وقت مولانا ایسے بیانات دیتے کہ لوگ انگریز کے بربریت کے خلاف ٹھہر جاتے اور نہرو جی اور گاندی جی کے آزاد ہندوستان کے خوابوں کی تعبیر بن گئے۔

12 جب مسلمانوں کی تلواریں بے اثر ہو گئیں انگریز کی فوج کے سامنے تو مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ جیسے خطیبوں نے مبارزتِ خطابت کے ذریعہ غلامی کی زنجیروں کو پاش پاش کر دیا اور ان من البیان لسحرا کی تطبیق عمل میں آئی آزادی کے موقع پر فتح و کامرانی نے شاعر کو یہ شعر کہنے پر آمادہ کر دیا کہ۔

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحرِ فرنگیانہ

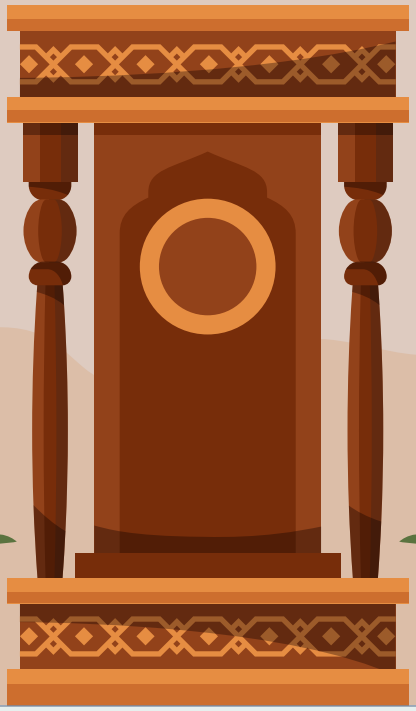
دوسرا اور ایک مشہور شعر مولانا کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔

غلامی میں نہ کام آتی ہیں، شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/12

شیخ الاسلام مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ





شیخ الاسلام مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمانِ سنت و امامِ تفسیر

1890ء کا جوناگڑھ، چمکدار صبح اور پرانے بازاروں کے گھروں کے بیچ ایک نوجوان محمد جوناگڑھی۔ والدین کا ذوق علم، ابتدائی تعلیم وطن میں، مگر تقدیر میں فقط عطر کی تجارت نہ تھی؛ قضا و قدر کی موجوں نے بار بار رنج و اندوہ کے بعد علم کا سفر دہلی کی طرف موڑ دیا۔

مدارس، اساتذہ، کتابوں کا شوق ایک جگہ دل نہ لگا، پھر "مدرسہ دارالکتاب والسنہ" میں عبدالوہاب ملتانی کی شاگردی، پھر اہل حدیث مکتب فکر اور دارالحدیث رحمانیہ سے ایسا تعلق کہ سماج میں اجالے بانٹنے لگے۔ علمی جلسات، درس و تدریس، تربیت و تعلیم اور اجمیری گیٹ اہل حدیث مسجد میں "مدرسہ محمدیہ" کا قیام—ہر طالب علم تک سنت اور تحقیق کی روشنی پہنچائی۔

صحافت، تبلیغ اور اصلاحی تحریروں میں "گلدستۂ محمدیہ" سے "اخبار محمدی" تک یہ آواز ملک بھر میں گونجتی رہی۔ تصنیف و تالیف میں انداز ایسا کہ ہر کتاب میں سنت رسول ﷺ کی روشنی اور تقلید و تعصب کی تردید ڈیڑھ سو سے زائد کتب، برہان محمدی سے خطبات محمدی تک ہر تحریر دلیل، توازن اور سچائی کی مثال۔

سب سے عظیم علمی کارنامہ "تفسیر محمدی"، یعنی ابن کثیر کا اردو ترجمہ، جسے آٹھ سال میں مکمل کیا اور پچیس سو صفحات پر مشتمل عظیم ورثہ بنایا۔ "خطبات محمدی" میں پیغمبر ﷺ کے تمام خطبات کو اکٹھا کر کے امت کو براہ راست سنت رسول سے جوڑا "دین محمدی" یعنی ابن قیم کی "اعلام الموقعین" کا اردو ترجمہ، جس پر خود ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ جیسا نابغہ تحریک ہند نے انہیں تہنیت دی۔ فتویٰ، سیرت، حدیث، فقہ ہر علم میں مؤلف و مترجم، ترجمانِ سنت۔

فرقوں، بدعات اور تقلید اعمی کی تاریکی میں حق کی کرن بن گئے مسلکِ سلف و اہل حدیث کے سچے داعی، فقہی موشگافیوں پر مدلل تنقید، احادیث و آثار سے استدلال، ہر کتاب میں عام مسلمانوں کو حق بینی اور شعورِ تحقیق کی دعوت دی۔

1941ء میں جوناگڑھ اور دہلی کی فضا میں وہ صدا خاموش ہوئی جو علمی انداز میں اہل حق کے دلوں میں آج بھی زندہ ہے۔ محمد جوناگڑھی کے علم کا قصہ، خطابت، فقہ و تفسیر اور حق کی دعوت میں ہمیشہ رہنے والی آواز ہے ہر صدی کے لیے ایک روشن حقیقت۔

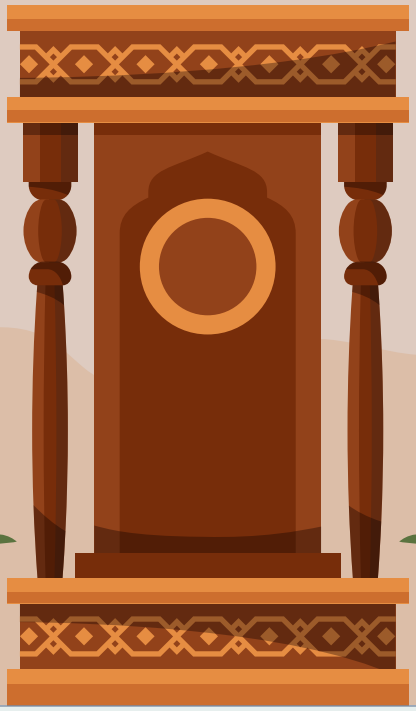
سرخیاں

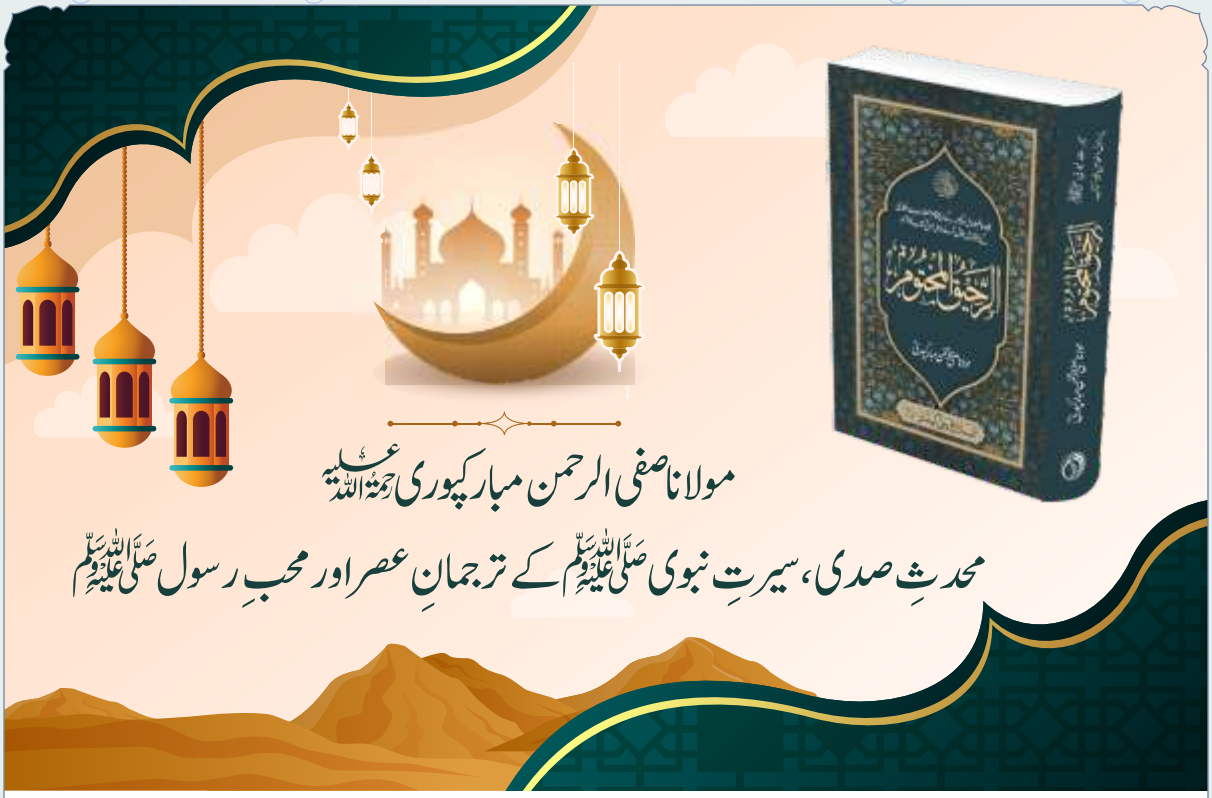
1. تفسیرِ احسن البیان میں شامل ترجمہ انہی کا علمی کارنامہ ہے۔
2. محمدیات کتب کا مجموعہ ہر ایک کو پڑھنا چاہئے جو اعتصام بالقرآن والسنۃ واتباع سنت کا متحمس ہو یعنی محمدیات کی تمام کتب اُن اہلِ حق کے لیے سرمایہ ہیں جو قرآن و سنت کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہتے ہیں۔
3. میں نے کئی مقامات پر، ضرب محمدی کا درس دیا، اور اس میں اُٹھائے گئے سوالات جامد تقلید کے خول سے باہر نکالتے ہیں اور اتباع سنت اور صحیح تدبر قرآن و سنت کی ذہن سازی میں مدد دیتے ہیں ان شاء اللہ۔

تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/13

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ





مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

محدثِ صدی، سیرتِ نبوی ﷺ کے ترجمانِ عصر اور محبِ رسول ﷺ

اعظم گڑھ کے حسین آباد کی ایک صبح 6 جون 1942ء، چھوٹے سے گھر میں مولانا صفی الرحمن مبارکپوری کی ولادت ہوئی وہ بچہ جو آگے چل کر دنیا بھر میں سیرتِ رسول ﷺ کے آفتاب کے طور پر چمک اٹھا۔ دادا اور چچا کے زیرِ سایہ قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم، بچپن ہی سے علم کے دیوانے، اپنی محنت اور ذہانت سے مدرسہ دارالتعلیم، مدرسہ احیاء العلوم اور پھر مدرسہ فیض عام میں عربی، فارسی، حدیث، تفسیر و فقہ میں امتیاز لاتے رہے۔

دلی، ناگپور اور ملک کے مختلف مدارس کے سنگ درس و تدریس کا قافلہ چلا تو ہر جگہ ان کے اندازِ تربیت اور اصلاح امت نے دلوں پر راج کیا۔ جب مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ سیرت میں محقق بنے، تو تحقیق و تصنیف میں نئی وسعت آگئی۔ پھر "دارالسلام" ریاض سے منسلک ہوئے، اور وہاں "منۃ المنعم" (شرح مسلم) سمیت کئی حسین کارنامے انجام دیے۔

مگر مولانا صفی الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اصل کارنامہ "الرحیق المختوم" ہے سیرتِ نبی ﷺ پر ایسی شاہکار کتاب کہ مکہ مکرمہ کے رابطہ عالم اسلامی کے عالمی مقابلے میں پہلی پوزیشن کی حقدار ٹھہری۔ عربی میں تالیف، پھر اردو میں خود ترجمہ کیا، اور پھر یہ کارنامہ پوری دنیا کی مسجدوں سے یونیورسٹیوں میں داخل ہو کر اہل علم کی زبان پر جاری ہوا۔ سیرت النبی ﷺ، امن و عدم تشدد پر اصولی خطبات، قادیانیت پر مدلل رد اور تذکرہ امام محمد بن عبدالوہاب یہ سب مبارکپوری کے قلم کے حسن کی جھلکیاں ہیں۔

ان کی زندگی، سادگی و تقویٰ، درس و تدریس، علمی سفر اور اعلیٰ اخلاق سے مستعار ہے۔ یکم دسمبر 2006ء کے روز جب مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا سے رخصت لی، تو جمعہ کی دوپہر ان کے آبائی قبرستان میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔ آج بھی اہل سیرت و تاریخ مولانا صفی الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے کتب کو معتبر و مرجع مانتے ہیں۔



1. مختصر ابن کثیر (المصباح المنیر)
   - جامع ورواں انداز میں مختصر تفسیر ابنِ کثیر کی تالیف
2. تفسیر احسن البیان کی نظر ثانی
3. منۃ المنعم شرح صحیح مسلم کے مصنف
4. شرح بلوغ المرام
5. ردانکار حدیث و قادیانیت
   - ردِانکارِ حدیث و قادیانیت کے جری محقق و مناظر
6. الرحیق المختوم سیرت پر نادر کتاب ہے جو تحقیق و ترتیب ونسق مضامین تواریخ اور حل معضلات کتب سیرت، معقول معروضی انداز میں واقعات کی پیشکش، رد اعتراضات اس کتاب کا طرہ امتیاز ہے
7. تجلیاتِ نبوت۔ سیرتِ طیبہ ﷺ پر مبتدئین کے لئے ایک روح پرور تحفہ۔
8. مدرس، مصنف، مناظر، مفسر اور شارح حدیث وامیر کاروان اہل حدیث
9. مؤرخ اہل حدیث
10. مخطوطات کتب حدیث کے جانکار
    - کتبِ حدیث کے مخطوطات کے ماہر محقق۔

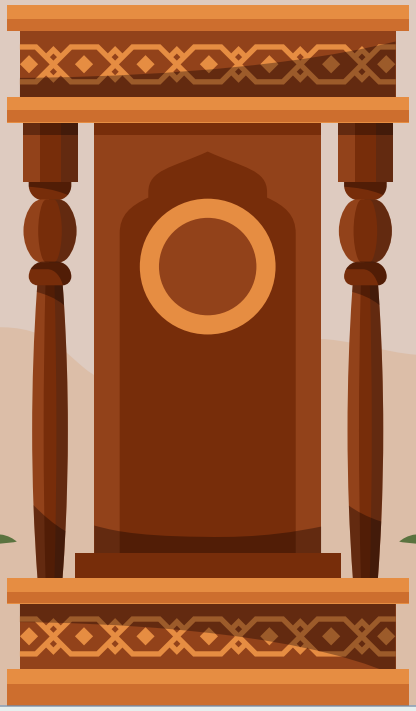
مسجد نبوی میں آپ سے ڈائرکٹ علمی استفادہ: الحمدللہ! مجھ کو مسجدِ نبوی ﷺ میں آپ کے علمی مجالس میں براہِ راست استفادہ کا شرف اور سعادت حاصل رہی جو ہر طالب علم کے لئے باعثِ فخر ہوتا ہے



تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/14

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ



1854ء کا بہار، ایک زمیندار خاندان اور اُمید سے بھری صبح

میں قرآن پاک حفظ کیا، پھر فارسی و عربی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے کرتے دہلی کا سفر ہوا، جہاں شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے صحاح ستہ و دیگر کتب حدیث و اصول پڑھے اور دو سال میں سند حاصل کر کے وطن لوٹے۔

واپسی پر والد کے قائم کردہ مدرسے میں درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا۔ بعد میں مظفر پور آ بسے اور وہاں چھوٹی کلیانی مسجد کو اپنی دعوت کا مرکز بنایا بعد میں یہ مدرسہ احمدیہ کہلایا اور صوبہ بہار میں علم و حق کا منارہ بن گیا۔ نصف صدی اس مدرسہ میں علما کی تیاری، خطابت اور تدریس نے پورے خطے کو جمع کر دیا۔ مولانا نے ہر گاؤں میں اہل سنت سردار نامزد کیے، اجتماعات، مذاکرہ علمی اور مناظروں کے ذریعے عمل بالسنہ کے چراغ ہر طرف روشن کیے۔

اُن کے علم میں سوز تھا، تبلیغ میں اخلاص، اور مناظرے میں جرأت کئی غیر مسلم ان کے درس سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ ہر دینی مجلس میں اصلاح معاشرہ، اتحاد جماعت اور تنظیم اہل حدیث کا پیغام دیتے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد کے وقت جماعت کے اولین منتظموں میں شامل ہوئے اور پورے ملک کے دورے کر کے جماعت کو سنوارا۔ تحریکِ مجاہدین میں بھی مرکزی کردار ادا کیا مدرسہ احمدیہ آرہ پھر دربھنگہ منتقل کر کے اس کو اہل حدیث مدارس کا قلعہ بنا دیا۔

تحریر و تحقیق میں "سواء الطریق" (ترجمہ مشکوٰۃ)، "حسن البیان فیما فی سیرۃ النعمان" (تصحیح سیرۃ النعمان)، "ہدایۃ المعتدی" (رسائل قراءت)، مناظرہ مرشد آباد، رمی الجمرہ اور دیگر کئی تصانیف چھوڑیں۔ ایشیا بھر میں فتنہ و اعتراض یا دعوت و اشاعتِ دین کے مراکز پر ان کی مالی، فکری اور عملی خدمت جگمگاتی ہے۔

زندگی بھر دیہات و شہروں میں خطابت، مناظرات، اصلاح اور اتحاد امت کی مساعی کرتے کرتے 17 مارچ 1917ء کو رحلت پائی — ان کے انتقال پر اکابر نے لکھا: "اب ہمیں کون ڈانٹے گا؟" علم و عمل کا قافلہ، شدتِ اخلاص اور صحیح نہج پر اتحادِ ملت کی بہترین مثال مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا نام ہے۔

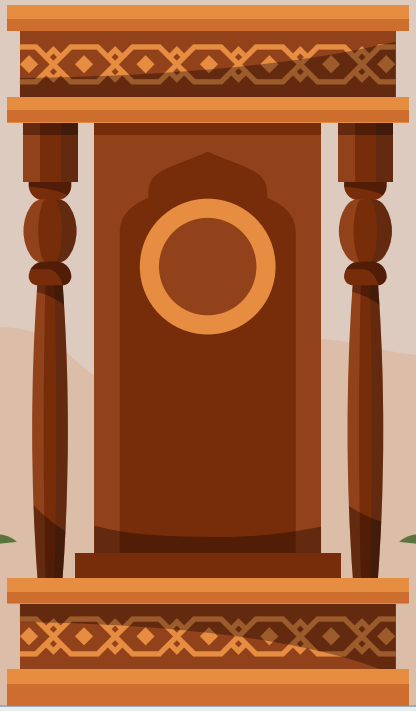
1 جب بھی تقلید جامد و تعصب مذہبی کے موضوع پر بحث و مناظرہ کیا جاتا ہے تو میں اس سے پہلے حسن البیان ضرور پڑھتا ہوں کیونکہ اس کتاب میں دلیل کی گہرائی، انداز کی سادگی، اور فقہی بصیرت کی جھلک آج بھی ایمان تازہ کرتی ہے۔

2 استاذ محترم مولانا ظہیر الدین اثری رحمانی محدث رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنی مجالس میں "حسن البیان" کا ذکر فخر و محبت سے اشعار کی شکل میں کیا کرتے تھے، ایسا لگتا ہے کہ علم کی وہ خوشبو آج بھی زندہ ہے۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/15

مولانا حفیظ الرحمن عمری مدنی رحمۃ اللہ علیہ



مولانا حفیظ الرحمن عمری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ماہرِ تعلیم ماہرِ نفسیات، مفسر، مفتی وفقیہ، اصولی وادیب، مفکر اسلام وربانی عالم، علم وتربیت کا آفتابِ عمر آباد

عمر آباد کی سرزمیں پر علم کے افق پر ابھرتا ہوا ستارہ، جس ستارہ کا نام مولانا حفیظ الرحمن عمری مدنی تھا۔ غربت اور یتیمی کی سیاہ راتوں میں والدہ کی دعاؤں اور محنت نے ان کے دل میں قرآن کی شمع روشن کی۔ دس برس کی عمر میں والد کا سایہ اُٹھ گیا، مگر والہانہ محنت اور سبق آموزی نے انھیں علم وادب کی دنیا میں ممتاز کر دیا۔ حفظِ قرآن سے شروعات، پھر دارالسلام عمر آباد اور مدینہ یونیورسٹی تک تربیت وتعلیم کا روشن سفر— جہاں شیخ ابن باز اور علامہ البانی جیسے عظیم اساتذہ کی محفلوں میں علم وبصیرت کے موتی چُنے۔

جامعہ دارالسلام عمر آباد سے جڑے تو استاد سے ناظم اعلیٰ تک تعلیمی، انتظامی اور فکری منازل طے کرتے گئے۔ افریقہ اور ملیشیا جیسے ممالک میں بھی درس وتدریس اور دعوت کے چراغ جلائے۔ ان کی تحریروں میں شاعری کی تازگی، نثر کی چاشنی، قرآنی فکر کی روشنی اور عملی زندگی کا سوز گھلا ملا تھا۔ "متاع قرآن"، "فکری یلغار"، "میری زندگی کا حاصل"، "اسلام میں اختلاف کے آداب"، "ارضِ حرم میں پہلا قدم" اور "صدائے دل" جیسی کتابیں اہل علم کے ہاں سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

مولانا کی طبیعت میں تواضع، مزاج میں نرمی، اور فیصلوں میں حکمت تھی۔ انتظامی معاملات ہوں یا اصلاحی نصیحت کبھی شفقت، کبھی دار وگیر، مگر دل سراپا رحم واخلاص۔ ان کی تربیت میں سینکڑوں شاگرد، ہزاروں حوصلے اور گنتی سے باہر دعائیں پیوست ہیں۔

جب علم وادب وتربیت کے اس پیکر کو مٹی میں سپرد خاک کیا گیا تو یوں محسوس ہوا جیسے علم، حکمت اور سوز کا ایک پورا عہد اختتام کو پہنچا مگر ان کی کتب، شاگرد اور خدمت آج بھی زندہ ہیں۔

سرخیاں

01 ذہانت اور اعلی اخلاق کا مجموعہ

02 تفسیر میں نکات علمیہ مجوہرات سے زیادہ قیمتی

03 مجھ کو آپ سے "بلوغ المرام"، "بدایۃ المجتہد"، "نخبۃ الفکر" اور مقدمہ ابن الصلاح پڑھنے کا شرف حاصل رہا

04 میرے ساتھ پیش آیا ایک نادر واقعہ استاذ محترم کے ساتھ:

ایک شاگرد کی اپنے اس عظیم استاد کے ساتھ وابستہ یادیں۔ محبت واعتماد کی نادر داستان مجھ میں اعدادی میں داخلہ کے لئے شرط مفقود تھی یعنی 15 سال مکمل نہیں ہوئے تھے، لیکن جماعت دوم میں میرے نمبرات 100 تھے لگ بھگ ہر مادہ میں اور چند مادوں میں 99 نمبرات تھے، میں نے درخواست لکھی کہ مجھے اعدادی میں داخلہ عطا فرمائیں چار اساتذہ نے مجھے انٹرویو کے لئے بلایا اور ہمت نہ ہوئی ان اساطین علم سے روبرو ہونے کی اور آخر ہمت جٹاکر ثانویہ سے کلیہ کی عمارت پہنچا اور چار اساتذہ کو

دیکھ کر ایسا ہو گیا میں جیسے لبوں پر کسی نے سلائی کر دی ہو، ایک ہفتہ تک میرا تعلیمی معیار کا امتحاں ہوتا رہا اور اولو العزمی کا بھی امتحان ہوتا رہا۔

مولانا خلیل الرحمن اعظمی اور مولانا اطہر صاحب عمری مدنی، مولانا ظفر الحق شاکر نائطی اور مولانا حفیظ الرحمن اعظمی رحمہم اللہ نے ایک ہفتہ بعد فیصلہ مولانا حفیظ الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کے ہاتھ سونپ دیا کیونکہ وہ ناظم تعلیمات تھے اور میرے کئی اساتذہ سے میرے بارے میں مشورہ کیا گیا تو کسی استاذ نے کہا کہ بچہ کم عمر ہے اعدادی کے داخلہ کے لئے 15 سال کی عمر درکار ہے، تو مولانا نے کہا میں نے یوروپ اور امریکہ کے بارے میں پڑھا ہے کہ وہاں عمر نہیں لیاقت دیکھی جاتی ہے اس بچہ کے نمبرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ لیاقت بھی ہے اور بڑے اساتذہ سے انٹرویو کے دوران بچہ نے خوش اخلاقی اور اولو العزمی وجرأت کا مظاہرہ بھی کیا لہذا آپ نے اجازت دی۔

شرط رکھی گئی: عام طلبہ کو 40 نمبر پاسنگ، ارشد کو 50 نمبر سے کم نہ ہوں کسی بھی مادہ میں۔ سب کیلئے 50 فیصد، لیکن ارشد کیلئے ستر فیصد لازمی مجموعی اعتبار سے۔ اعدادی اول میں ممتاز درجہ میں کامیابی اور اعدادی ثانی میں ارشد کے نمبرات 95 فیصد سے بھی آگے نکل گئے — اور استاذ نے طلبہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: "اس بچے نے فیصلے کی لاج رکھ لی۔" اس لمحے اُس ارشد کو ایسا لگا گویا سینہ علم و محنت کی نئی کائنات سے آباد ہو گیا۔ اب وہ طالب علم دن رات چوبیس گھنٹے میں صرف چار گھنٹے سوتا، ہر نصابی مادہ کے لیے آٹھ آٹھ مساعد کتابیں پڑھتا، ہر قضیے کو اپنی پیاس بنا لیتا۔ مولانا کی تربیت اُس کے مزاج میں ایک روشنی کی طرح اُتر گئی وہ جان گیا کہ اساتذہ ذہنوں کو فقط معلومات سے نہیں، بلکہ نفسیات، رہنمائی اور دل کی گہرائیوں سے تراشتے ہیں۔ ایک تعلیمی خواب، ایک استاد کا حوصلہ، اور ایک طالب علم کی جستجو اسی کو علم کا کارنامہ کہتے ہیں۔ اور اسی قصہ کے ہر صفحے پر یہ پیغام رقم رہتا ہے: "محنت و عزم کا قافلہ کسی شرط، کسی رکاوٹ، کسی رسمی معیار کا محتاج نہیں۔ اصل شرط، حوصلے کی ہے!" کتاب وسنت کے حدود میں، الحمدللہ

عمر آباد کے وہ اہل حدیث علماء جن سے میں نے استفادہ کیا یا جن کے جہود سے متأثر ہوا، ان میں سے چند اسماء یہاں مذکور ہیں، ان شاء اللہ مستقبل میں مزید علماء کا ذکر کرتے ہوئے اپنی سعادت حاصل کروں گا ان شاء اللہ۔

1 مولانا عبدالواجد عمری رحمانی رحمۃ اللہ علیہ، 2 مولانا عبدالسبحان اعظمی عمری رحمۃ اللہ علیہ، 3 مولانا عبدالرحمٰن خان ابوالبیان حماد عمری رحمۃ اللہ علیہ، 4 مولانا ظہیر الدین اثری رحمانی رحمۃ اللہ علیہ، 5 مولانا خلیل الرحمٰن اعظمی عمری رحمۃ اللہ علیہ، 6 حافظ حفیظ الرحمٰن اعظمی عمری مدنی رحمۃ اللہ علیہ، 7 مولانا ابواحمد عبداللہ ضیاء الرحمٰن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اور 8 مولانا ثناء اللہ عمری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر اہل حدیث ایسے علمی آفتاب ہیں جن سے علمی استفادہ اور تربیتی فیض حاصل کرنا اس دور میں ہر طالبِ علم کے لیے باعثِ سعادت ہے۔ ان میں سے اکثر کا تعلق جنوبی ہند کے مشہور ادارے جامعہ دارالسلام عمر آباد سے متعلم یا معلم کی حیثیت سے ہے جہاں ان علما نے تدریس و تنظیم اور علمی فتویٰ نویسی کے گراں قدر فرائض انجام دیے۔

اختتامی نوٹ: ان شاء اللہ، میں اپنے ان اساتذہ واکابر علماء کرام پر مفصل تحریریں رقم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

اور یہ میرا عزم ہے کہ ان شاء اللہ وہ سفینہ ضرور تیار ہوگا۔

جنوب ہند میں لگ بھگ پانچ ہزار علماء تیار کرنے میں ان اہل حدیث علماء کی محنت شامل رہی، جنوبی ہند جو کبھی مکمل محتاج تھا شمالی ہند کے علماء پر اس محتاجی سے نجات دلا کر زبردست خلاء پر کرنے میں مدد کی اور منبر و محراب و مدارس کے لئے قابل اور اعلی کوالٹی والے معلمین، منتظمین و مدرسین و خطباء و دعاۃ عطا کئے باذن اللہ

- مولانا عبد الواجد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ کے سابق شیخ الحدیث و ناظم، عربی و اردو دونوں زبانوں میں سند یافتہ محقق، متعدّد درسی و تحقیقی نکات کے رہبر، سینکڑوں تلامذہ کے مربی اور ایک صالح فکری روایت کے امین تھے۔
- مولانا عبد السبحان اعظمی عمری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خلیل الرحمٰن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی اور انتظامی میدان میں نمایاں کردار ادا کیا، اعلیٰ اخلاق اور جماعتی مشاورت کے عملی مظہر رہے۔
- مولانا عبد الرحمٰن خان ابو البیان حماد عمری رحمۃ اللہ علیہ جنہیں عصر حاضر میں تدریس صحیح بخاری، قرآنیات اور تفسیر قرآن کے باب میں زبردست مقام حاصل ہے اور شاعر وصاحبِ دیواں ہیں نے نہ صرف جامعہ کی تدریسی ذمہ داریاں سنبھالیں بلکہ اصلاحی و دعوتی میدان و صحافت میں مرجع الخلائق تھے۔

اہم تصنیفات اور تحقیقی خدمات

ان علما کی تحقیقات اور تدریسی مساعی نے ہزاروں افراد کے اذہان کو سنوارا۔

- شیخ الحدیث مولانا عبد الواجد رحمانی رحمہ اللہ نے شرح حدیث، علومِ قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ پر جامع درسی نوٹس مرتب کیں اساتذہ کے لئے، اور مفتی کا مقام حاصل کیا

جماعتی شعور اور تنظیمی محنت:

ان کے جھرمٹ میں جس جذبے اور اخلاص کے ساتھ اہل حدیث مدارس، مساجد و دینی تحریکات پروان چڑھیں، وہ آج بھی ملک کے کئی خطوں، بالخصوص تامل ناڑو، آندھرا اور کرناٹک تک پھیلی ہوئی ہیں. ان کی دعوت نے اہل سنّت و سلفی فکر کو مضبوط بنیاد اور جدید عصری شعور فراہم کیا۔

خلاصہ

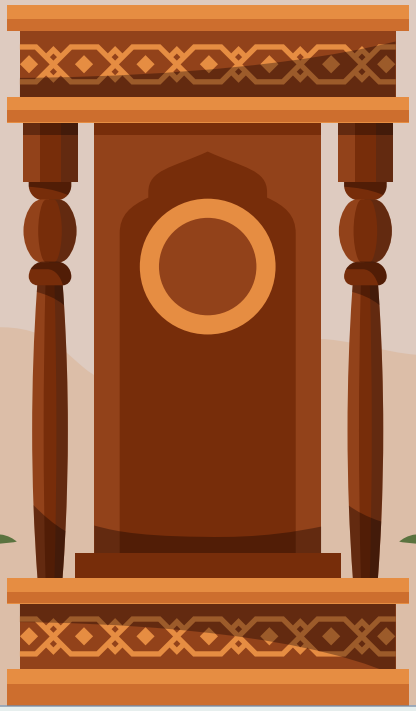
ان علما کے کتب، دروس، مجالس اور تحریکی خدمات نے اس دور کے جدید علم اور سلفی تحریکی فکر کو زندہ اور مربوط رکھا؛ تدوین حدیث، تفسیر قرآن، جدید مکاتب فکر کا محاکمہ، اور طلبہ و اساتذہ کی تربیت سبھی میں ان کے علم کے اثرات کا تسلسل آج بھی جاری ہے.

دعا ہے: اللہ تعالیٰ ان محسنینِ امت کی خدمات کو قبول فرمائے اور ہمیں ان کے منہج پر استقامت عطا کرے۔

تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/16

مولانا داؤد راز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ





1909ء کی میوات کی صبح، "راہپوا" قصبے میں ایک بچہ پیدا ہوا داؤد راز دہلوی۔ علمی گھرانے کی فضاؤں میں پروان چڑھتے ہوئے کم عمری میں ہی ابتدائی تعلیم وطن میں مکمل کی، دل میں بلند مقاصد، پھر دہلی کا سفر اور مدرسہ حمیدیہ و دارالکتاب والسنہ میں جید اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ یہی وہ دہلی تھی جہاں تدریس کے آغاز نے ان کے اندر تبلیغ کا درد بھی پیدا کر دیا؛ شکراوہ میں پڑھانا، بمبئی میں خطابت، لاتعداد تبلیغی اسفار، ہر علاقے کے محروم دلوں تک وحی اور تحقیق کی خوشبو پہنچائی.

مولانا داؤد راز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صرف مدرس نہیں محدث، عالم، مترجم، مصنف، شاعر اور صحافی بھی بنے۔ انہوں نے "مکتبہ دینیات" اور ناشر القرآن و السنۃ جیسے ادارے قائم کیے۔ ان کی سب سے بامعنی خدمت صحاح ستہ کے ترجمے و تشریحات رہیں صحیح بخاری کا آٹھ جلدوں پر مشتمل اردو ترجمہ و شرح ان کا فکری تاج ہے، صحیح مسلم پر بھی تحقیق و شرح کی، اور فتاوی ثنائیہ جیسے وقیع مجموعے کو مرتب کر کے ثناء اللہ امرتسری کے فتاوی کو دوام دیا۔

ان کی علمی میراث میں عصری فکر اور سنت کی روشنی دونوں یکجا ہیں۔ دہلی کے "ناشر القران و السنہ" سے لے کر محدث لائبریری تک، ان کی کتابیں آج بھی ہزاروں طلبہ و علما کے استفادہ اور اصلاح معاشرہ کی بنیاد ہیں۔ اکابر اساتذہ ابو سعید شرف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، عبد الوہاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، عبد الجبار شکراوی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مولانا داؤد راز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علمی صداقت و جرأت کا علم بلند رکھا.

76 سال کی حیات، درس و تدریس، تبلیغ و تصنیف اور تنظیم کے سفر میں تقسیمِ ہند کے بعد بھی وطن چھوڑنے کا فیصلہ نہ کیا، جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم اعلیٰ بنے اور دوسرے مکتب فکر کے درمیان اتحاد و تبادل فکر کی بنیاد ڈالی۔

2 دسمبر 1981ء کو آنکھ بند ہوئی تو علمی برکتوں کے ہزار چراغ چھوڑ گئے وہ آج بھی اہل حدیث جماعت میں نظم، تحقیق، اجتہاد اور صداقت کی علامت ہیں۔ ان کا کارنامہ عصرِ حاضر کے نصاب میں مستقل سبق کی طرح زندہ رہے گا۔

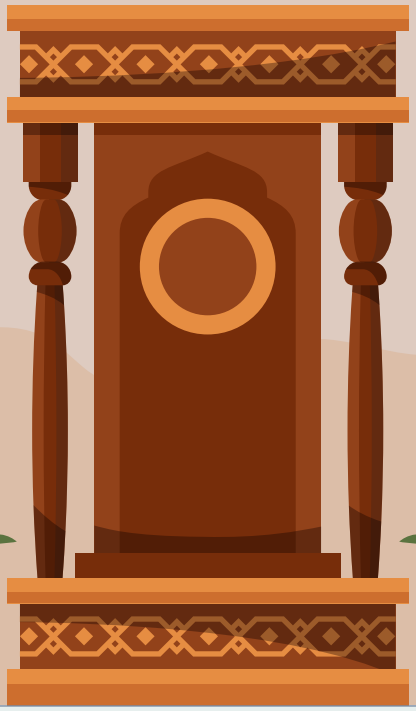
سرخیاں

ہماری نانی رحمۃ اللہ علیہا کے ہاتھ میں ہمیشہ قرآن کے ترجمہ کے بعد مولانا داود راز کا ترجمہ والا صحیح بخاری کا نسخہ دیکھا کرتا تھا، میری نانی نے اتنے مرتبہ پڑھا تھا کہ انکو عبارتیں یاد ہوگئیں تھیں اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عوام میں مولانا کے علمی کتب کا کتنا گہرا اثر پڑا۔

تعارف علمائے اہل حدیث

رقم: 100/17

مولانا عبدالرووف جھنڈانگری رحمۃ اللہ علیہ



مولانا عبدالرووف جھنڈانگری رحمۃ اللہ علیہ
خطیب برصغیر و اردودان، اخلاص و عمل کا پیکرِ نور

جھنڈانگر کی پگڈنڈیوں پر ایک مہربان، باوقار اور بیدار آنکھوں والا بزرگ مولانا عبدالرووف جھنڈانگری سادہ لباس، چمکتی پیشانی اور سامنے والوں کے دل تک اتر جانے والی زبان۔ ان کا بچپن محنت، والدین کی دینی تربیت اور گاؤں کے سایوں میں کھیلتے علم اور ادب کے خواب بُننے میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم مقامی مدرسے میں، پھر علم کی پیاس نے شہر، مدرسے اور علماء کی مجلسوں تک پہنچایا۔ اسی جستجو نے انہیں جھنڈانگر کی دینی برادری کا ایسا کردار بنایا جس کے زیرِ سایہ علاقے کے نوجوانوں نے زندگی کے رخ بدل لیے۔

مولانا کی اصل عظمت ان کی سادگی اور اخلاص میں تھی جہاں مسجد کی محراب اور مدرسے کے در و دیوار ان کے اخلاق و وفا کی گواہی دیتے۔ وہ فقط معلم نہیں، سماج کے سچے رہنما اور خلوص کے پیکر تھے: کبھی محلے کے غریب بچوں کے لیے تعلیم، کبھی محبت اور اخوت کے پیغام پر درس و نصیحت، کبھی فتنوں اور اختلافات میں اتحاد کا عملی سبق۔ ان کی مجلس میں علم کی محفل اٹھتی تو سامعین کے دلوں میں محبتِ سنت اور عمل کا جذبہ جاگ جاتا۔ رات گئے تک درسِ قرآن و حدیث، پھر لوگوں کے گھروں تک ربانی فکر کی روشنی بانٹنا ان کی عادتِ ثانیہ تھی۔

ان کی وفات پر ایسا لگا جیسے پورے علاقے کے چراغ بجھ گئے اور بزرگوں نے کہا: "ہماری برادری نے اپنا سایہ کھو دیا۔" مگر جھنڈانگر کی مسجد، گلیوں اور طلبہ کے دل آج بھی مولانا کی تربیت اور دعاؤں کی روشنی میں دینی کاروان آگے بڑھا رہے ہیں۔

ان کا حقیقی قصہ کا یہ سچ سکھاتا ہے کہ محبت، اخلاص اور پیہم کوشش ہر دور میں انسان کو عام سے خاص بنا دیتی ہے اور حقیقی کامیابی کم بولنے میں نہیں، دل سے جینے اور بانٹنے میں پوشیدہ ہے

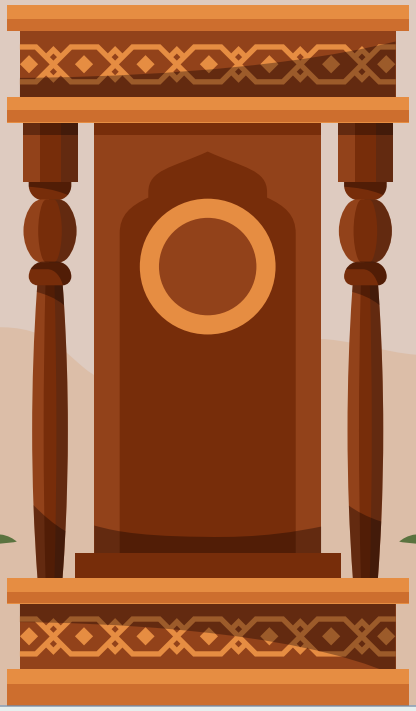


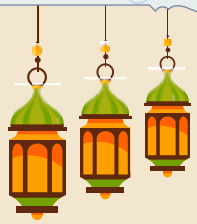
1. خطیبِ بارع و محیر العقول واعظ۔
2. مشہور کتاب کے مصنف: العلم والعلماء۔
   جب میں نے جامعہ دار السلام عمر آباد کی لائبریری میں یہ کتاب پڑھی 13 سال کی عمر میں تو میرے اندر کھیل کود سے محبت ختم ہو گئی رات دن علماء کی کتب پڑھنے کا شوق لگ گیا
3. اور ایک مشہور کتاب علم و عمل کے مصنف۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/18

مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ





مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ

دعوت، تنظیم اور علم کا مینار و موسس مدارس و مساجد و علمی انسٹٹوٹس





1930ء میں مئوناتھ بھنجن کے ایک علمی اور دیندار گھرانے میں پیدا ہونے والے مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی سے علم و مکتب کی فضا میں سانس لی۔ والد محترم انہیں جلسوں اور دینی اجتماعات میں ہمراہ لے جاتے، اور جگہ جگہ علماء کی دعائیں ان کے لئے دل سے نکلتی تھیں۔ تعلیم کی ابتدائی منازل مئو کے مدارس میں طے کیں جامعہ عالیہ عربیہ، جامعہ فیض عام، دارالحدیث دہلی، اور پھر بالآخر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں علمی پیاس بجھانے کے بعد ہندوستانی و عربی عصریات اور عملی زندگی کا عظیم کارواں شروع ہوا۔

مولانا کی اولین خدمات کلکتہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں خطابت، امامت اور افتا کے فرائض سے جڑی رہیں جہاں وہ علم کے دَر سے ہزاروں لوگوں کے دل بدلتے چلے گئے۔ پھر ممبئی تشریف لے جاکر "الدار السلفیہ" جیسی عظیم اشاعتی تحریک کی بنیاد رکھی تین سو سے زائد سلفی کتب کی اشاعت اور "البلاغ" جیسے ماہنامے کی اشاعت نے انہیں انڈیا کی علمی صحافت کا قافلہ سالار بنا دیا۔ ملک بھر میں مساجد کی تعمیر، اصلاح المساجد ادارہ کا قیام، اور کشمیر تا کنیاکماری مساجد کا جال مولانا کے خلوص و محنت پہ مہرِ ثبت ہے۔

ان کے ہاتھ میں قلم بھی تھا اور عمل کا چراغ بھی: تنظیم، وکالت، صحافت، مدارس اور لاتعداد دعوتی ادارے بلکہ پوری ملت میں فکری اور سماجی اصلاح۔ کبھی نائب صدر جمعیت اہلحدیث ہند، کبھی اصلاح المساجد کے محرک۔

مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کی دین یہ تھی کہ وہ سب کے استاد بھی بنے اور سب کے خادم بھی ان کی دعا یہی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنِ اسْتَعْمَلْتَهُمْ لِخِدْمَةِ دِيْنِكَ))

اور واقعی اللہ نے انہیں دین کا خادم اور امت کا فکری رہنماء بنا دیا۔

آج جب ملک کے ہزاروں مدرسے، سیکڑوں مساجد اور بے شمار تعلیم یافتہ نوجوان مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیتے ہیں تو یہ خواب حقیقت بن جاتا ہے — علم، اخلاص، خدمت اور عمل کا وہ قافلہ جس کے پیچھے کارواں چلتے جاتے ہیں۔

سرخیاں

1 میرے ممیرے نانا مولانا نعیم الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (امیر صوبہ آندھرا) سے قربت نے ہمیشہ دل میں دین و اہل علم کی محبت پیدا کی۔ میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات رہی کہ مولانا مختار احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سن کر شروع ہی سے ذہن میں ان کی شبیہ قائم ہو چکی تھی۔

2 1998 کی مدراس جماعت اہل حدیث کے حج ہاؤس کانفرنس میں پہلی دفعہ مولانا کی زیارت ہوئی تو دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا نے قادیانیوں کے رد میں ایسا ولولہ انگیز خطاب فرمایا کہ آج بھی وہ ایک ایک لفظ نقشِ جاں ہے، الحمد للہ۔

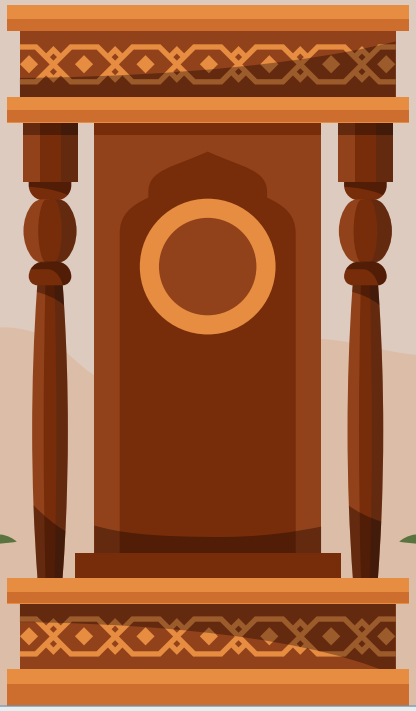
3 آگے کے سالوں میں، 1998 سے 2002 کے دوران میں مدینے میں طالب علم تھا۔ ایک سفر عمرہ کے دوران مکہ میں شدید گرمی میں مولانا کو چلتے ہوئے دیکھا تو فوراً آگے بڑھا، اور نانا کے تعارف کے ذریعے مولانا کا سوٹ کیس اٹھانے، خدمت کرنے کے لیے عرض کیا—مولانا نے مسکرا کر اجازت دے دی۔ یہ دو دن میرے لیے روحانی سعادت بن گئے۔ دن بھر مولانا STD booth پر مدرسہ کا تعارف پسینے میں شرابور ہو کر کراتے، میں جھٹ مولانا کا پسینہ رومال سے پونچھتا تو وہ خوش ہو کر ڈھیروں دعائیں دیتے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے مولانا کی دعا سے پسینے کے قطرے، میری سعادت کی جیب میں جواہرات اور علم و عمل، حکمت و ثوابِ جاریہ کی خوشبو بن جاتے۔ دو دن کی مسلسل خدمت کے بعد مولانا نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: "بیٹا! تمہارے اندر اللہ اور دین کی محبت کا سچا جذبہ پاتا ہوں۔" پھر مولانا نے اپنی پہلی کتاب اور اس کے اردو ترجمہ کی داستان سنائی۔ بتایا کہ قطر کے عالم کی اہم عربی کتاب انہوں نے اردو میں منتقل کی، مؤثر دینی خدمت اور پیغام رسانی کے کئی اصول اور طریقے بتائے۔ علم کی تاثیر، اخلاص کے اسرار اور امت کی فکر مولانا کی صحبت میں گویا دل میں پیوست ہو گئی۔ آج بھی جب دعا، اخلاص اور سعادت کی کوئی بات ذہن میں آتی ہے تو مولانا کی وہ خوش بوئے معرفت، دعاؤں کی روشنی اور خدمت کا جذبہ دل کو عرفان اور عمل کی طرف پرواز دے دیتا ہے۔ مولانا کی سادگی، خدمت پسندی اور علم دوستی میری زندگی کا زادِ سفر بن چکی ہے—الحمدللہ۔

4 جامعہ محمدیہ مالیگاؤں اور طبیہ کالج اور مولانا کے خاندان اور جامعہ کے فارغین کے کارناموں پر تو مستقل کتاب لکھی جا سکتی ہے ان شاء اللہ۔

تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/19

شیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ





شیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ

فن خطابت، علم و دعوت کا درخشاں مینار



جنوبی ہند کے گاؤں گاؤں، بستی بستی ایک عجیب روحانی فضا قائم ہوگئی تھی۔ جمعوں کے دن جب خطبہ شروع ہوتا، لوگ مسجدوں میں پہلے سے پہنچ جاتے۔ چھوٹے چھوٹے مدارس کے طالبِ علم بھی اپنے اساتذہ کے ساتھ قطاروں میں بیٹھتے۔ سب کے چہروں پر ایک ہی انتظار، ایک ہی نام شیخ ظفر الحسن مدنی حفظہ اللہ۔

ان کے بیانات میں ایک خاص حرارت ہے۔ الفاظ دلوں کو چھو لیتے، اور زبانِ حال سے گویا یہ پیغام دیتے:

❖ "علم روشنی ہے، اور جہالت وہ اندھیرا جس میں انسان اپنی منزل بھول جاتا ہے۔"

وقت گزرتا گیا، اور یہ روشنی قریہ قریہ پھیلنے لگی۔ گاؤں کے نوجوان جو کبھی صرف دنیاوی کامیابی کے خواب دیکھتے تھے، اب حدیث کی کتابیں خریدنے لگے۔ کچھ نے مدارس کا رُخ کیا، کچھ نے اپنے گھروں میں مطالعے کے حلقے قائم کیے۔ ایک نئی بیداری کی لہر چل پڑی۔

وہ ملاقات جو زندگی بدل گئی

مدینہ کے سفر سے پہلے شیخ کے بیانات سننے کا شرف ملا انہی دنوں مجھے بھی سعادت نصیب ہوئی اور مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ ایک علمی نشست میں شرکت کا موقع ملا، اور اللہ نے یہ کرم فرمایا کہ وہ نشست شیخ ظفر الحسن مدنی کے خطاب سے منور تھی۔

موضوع تھا: علم کی اہمیت

شیخ کی آواز میں نرمی و گرمی تھی مگر اثر گہرا۔ انہوں نے فرمایا:

"جس دل میں سچے علم کی طلب بیدار ہو جائے وہ کامیاب ہے۔ علم وہ چراغ ہے جو زمانوں کو منور کرتا ہے۔"

ان کی باتیں سیدھی دل کے اندر اتر گئیں۔ مجھے محسوس ہوا جیسے میں کسی ندی کے کنارے کھڑا ہوں، اور سامنے سے حکمت و معرفت کا دریا بہہ رہا ہے۔ اس دن کے بعد میرے اندر ایک نیا عزم جاگا — علم سیکھنے اور بانٹنے کا۔

بیان کا اثر اور ایک نئی لہر

جب میں مدینہ سے تعلیم کے بعد وطن حیدرآباد لوٹا تو دیکھا کہ جنوبی ہند کے کئی علاقوں میں وہی روشنی پھیل چکی ہے۔

بیانات کے اثر سے نہ صرف افراد بدل گئے بلکہ کئی خاندانوں کے اندازِ زندگی میں اصلاح آئی۔

مدارس میں نئی کلاسیں کھل گئیں، اور نوجوانوں میں علمِ حدیث کے شوق نے گویا انقلاب برپا کر دیا۔

شیخ کے وہ الفاظ اب بھی گونجتے ہیں:

"جو صحیح علم کے دروازے پر دستک دیتا ہے، اللہ اس کے لیے خیر کے دروازے کھول دیتا ہے۔"

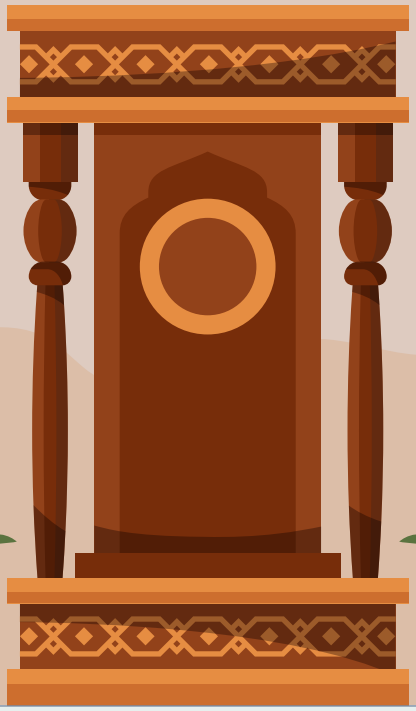
یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بیانات صرف آواز نہیں ہیں، بلکہ ایک تحریک ہیں — اصلاح، دعوت، اور علم کی محبت کی تحریک، جو آج بھی دلوں میں چراغ روشن کیے جا رہے ہیں۔



تعارف علماء اہل حدیث

رقم: 100/20

مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ





مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب وواعظ دلپزیر، مصنف و قائد جماعت، مفتی و قاضی و مربی و مدرس عظیم

مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میرے بچپن سے ہی گہرے اور جذباتی تعلقات رہے۔ یاد آتا ہے جب میں محض گیارہ برس کا تھا، اور حیدرآباد میں، سعید آباد کی گلیاں اُس وقت میرے لیے وسیع و پر خوف تھیں والدہ نے مجھے حوصلہ دینے کے لیے کہا: "اگر تم خود جاکر اکیلے مولانا کی مسجد محبوبیہ (چنچل گوڑہ) میں خطبہ سنو تو واپسی پر انعام دوں گی۔" اس انعام کی کشش نے مجھے پہلی بار اکیلا اس راستے پر روانہ کیا۔ خطبہ مکمل ہوا تو انعام کے پیسوں سے بیکری کی دل خوش کن روٹی خریدی، حلوہ ملا، اور دلی خوشی محسوس ہوئی۔ لیکن اصل انعام میرا دل مولانا کی خطبہ سے منتقل ہونے والا علم، علمائے کرام سے محبت، اور قلبی تعلق تھا جو آگے چل کر میری تعلیمی رہ میں بنیاد بنا۔

حفظِ قرآن کے ابتدائی مرحلہ میں، یہی مسجد اور یہی خطبے محرک ثابت ہوئے۔ مولانا نے نہ صرف اپنے علمی خطبوں میں میرا ذوق بیدار کیا بلکہ جب پہلی مرتبہ اپنی مسجد میں مجھے جمعہ کا خطبہ دینے کی پیشکش کی۔ ایک نوجوان کے لیے یہ لمحہ عجیب سا تھا؛ شیخ کے حلقۂ سامعین میں گیارہ برس کی عمر سے بیٹھتا تھا، اب مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اسی شیخ کے سامنے خطبہ دوں؟ قدم لرز اگئے، مگر مولانا کی شفقت، دعا اور محبت نے حوصلہ دیا۔ پھر ایک دن عید کا خطبہ بھی دینے کو کہا۔ میں ڈگمگا رہا تھا، پھر بھی اللہ کے فضل کے بعد مولانا کے سچے جذبے نے مشکل مرحلہ آسان کیا۔

1) مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے نمایاں خصوصیت اُن کی ایک مسجد میں استقامت اور مستقل خدمت تھیپوری زندگانی درس و دعوت، فتویٰ اور وعظ میں گزار دی۔ نوجوانوں کی تربیت میں ہمیشہ سرگرم، مشکل سے مشکل حالات میں بھی خندہ پیشانی اور عزم کے مظاہرے۔ مربیانہ شفقت سے نوجوانوں کو نہ صرف علم سکھایا، بلکہ دین کے لیے عملی کردار کی مضبوطی پیدا کی۔

2) مولانا نہ صرف ربانی عالم تھے، بلکہ مدرس، امیر جماعت، مفتی، مصنف و قاضی بھی تھے، جامعۃ المفلحات اور دیگر مدارس سے تعلق تھا، وہاں کے دروس اور تربیتی نشستیں سب طلبہ طالبات کو خاص طور پر یاد رہتی ہیں۔ آپ نے مختلف علمی و دینی کتب تصنیف و ترجمہ کیں — جن میں شرح العقیدہ الواسطیہ اور الشیخ السحیبی کی عقیدہ پر کتاب کا اردو ترجمہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ مدرسہ میں دورِ جدید کے ساتھ ہم آہنگ تربیت کا منفرد عملی مظاہرہ تھا۔

3) مجھے اچھی طرح یاد ہے جب مولانا نے اپنی کتاب المیراث پر تعارفی کلمات اور تاثرات قلمبند کرنے کے لیے کہا، تو میری آنکھیں بھر آئیں۔ استاد کے مشفقانہ انداز، احترام و تعلق میں وہ آنسو میری خودی کی بنیاد میں محبت اور خلوص کے پھول بن گئے۔

4) مولانا کا علم، استقامت، نوجوانوں کی روحانی تربیت، وقت کی قدر، دعوت و اصلاح کے اسالیب، اور مدرسہ کی امانت کے ساتھ خدمت سب کچھ میری زندگی کا سرمایہ بن گیا اور ہمارے لئے مثالی عالم ہیں۔ مولانا کی مجلس میں محبت، علم، دعا اور جدوجہد کے حسین نظارے آج بھی دل کے کسی گوشے میں چراغ بن کر جگمگاتے ہیں۔ آثار و فکر میں یہ وہ علمی نقوش ہیں جو نسلوں تک منتقل ہوتے رہیں گے؛ جن علماء نے دل و دماغ کو علم و کردار سے گرمایا، ان میں مولانا صفی احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ ان شاء اللہ۔

5)

1 العقیدۃ الواسطیۃ ترجمہ العقیدۃ الواسطیۃ لابن تیمیۃ ترجمہ و حواشی صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/8m3748g8g3287c2/العقیدۃ الواسطیۃ ترجمہ العقیدۃ الواسطیۃ لابن تیمیۃ ترجمہ و حواشی صفی احمد مدنی.pdf

2- العقیدہ ترجمہ العقیدۃ تألیف صالح بن سعد السحیمي مترجم صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/77hghyv60kkysz6/العقیدہ ترجمہ العقیدۃ تألیف صالح بن سعد السحیمي مترجم صفی احمد مدنی.pdf

3- بدعات و منکرات کا بیان ترجمہ التحذیر من البدع تألیف عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز مترجم صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/44lbib43cmz87c9/بدعات و منکرات کا بیان ترجمہ التحذیر من البدع تألیف عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز مترجم صفی احمد مدنی.pdf

4- زاد الطالب منتخب دعاؤں کا مجموعہ تالیف صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/07ev7wauhavpbaq/زاد الطالب منتخب دعاؤں کا مجموعہ تالیف صفی احمد مدنی.pdf

5- علم المیراث تالیف صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/61z3znv448jp198/علم المیراث تالیف صفی احمد مدنی.pdf

6-کتاب التوحید ترجمہ کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید تألیف محمد بن عبد الوھاب ترجمہ و توضیح صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/89zwiqtia2ftl6t/کتاب التوحید ترجمہ كتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید تألیف محمد بن عبد الوھاب ترجمہ وتوضیح صفی احمد مدنی.pdf

7-کتاب الزھد من سنن ابن ماجہ ترجمہ و توضیح صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/8duhc5jd3s355yc/کتاب الزھد من سنن ابن ماجہ ترجمہ وتوضیح صفی احمد مدنی.pdf

8-مسلمان کا عقیدہ ترجمہ خذ عقیدتک من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ

تألیف محمد بن جمیل زینو مترجم صفی احمد مدنی

http://www.mediafire.com/file/gb2sgn71j9eqbnu/مسلمان کا عقیدہ ترجمہ خذ عقیدتك من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ تألیف محمد بن جمیل زینو مترجم صفی احمد مدنی.pdf

مستقبل قریب میں ان شاء اللہ
باقی فہرست پر قسط وار لکھنے کا ارادہ ہے۔
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)